کراماتِ مجدد الف ثانی

رحمۃ اللہ علیہ

ضیاء القرآن پبلی کیشنز
گنج بخش روڈ
اردو بازار
لاہور

ناشر
ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور

نام کتاب	کرامات مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ
مصنف	مولانا محمد شریف نقشبندی
تعداد	ایک ہزار
سال اشاعت	فروری 1999ء
مطبع	ایل جی پرنٹرز، لاہور
ناشر	ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور
قیمت	24 روپے

ملنے کا پتہ

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا گنج بخش روڈ، لاہور۔ فون:۔ 7221953

9۔ الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔ فون:۔ 7225085-7247350

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱	آپ کا پیراہن ہر مرض کی دوا	۱۷
۲	دوبارہ عہدہٗ گورنری عطا فرمانا	۱۸
۳	بیماری کا اپنے سر لینا	۱۹
۴	حضرت مجددؒ الف ثانی کی صحبت کے اثرات	۲۰
۵	حال کا سلب ہو جانا	۲۱
۶	بارش کا بند ہو جانا	۲۱
۷	دیوار کے گرنے کی غائبانہ خبر دینا	۲۲
۸	دوا میں افیون کا ملانا اور حضرت مجدد کا غیبی خبر دینا	۲۳
۹	ہار جیت کی خبر دینا	۲۳
۱۰	وقت نزع سے مطلع کرنا	۲۴
۱۱	جادو کا علم سیکھنے سے منع فرمانا	۲۵
۱۲	تباہی کا پیش خیمہ بننا	۲۷

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱۳	لڑکے کی خوشخبری دینا	۲۷
۱۴	دورانِ خواب قلب کا ذاکر بنا دینا	۲۸
۱۵	خواب میں انتقال کی خبر کی تصدیق	۲۹
۱۶	شراب سے چھٹکارا دلانا	۲۹
۱۷	میرزا فتح پوری کی رہائی	۳۰
۱۸	حرمین شریفین کی حاضری میں سلامتی کی خبر	۳۱
۱۹	مُردوں کو نسبت عطا کرنا	۳۲
۲۰	ایک ساعت بیس سال سے بہتر	۳۳
۲۱	گناہ کبیرہ سے بچانا	۳۳
۲۲	ایک مرید کی غیب سے امداد فرمانا	۳۴
۲۳	جن کا آپ کی آواز سن کر فرار ہو جانا	۳۵
۲۴	ارادوں کا علم ہونا	۳۶
۲۵	حضرت مجدد کی خدمت میں بچے کا نذرانہ	۳۷
۲۶	پوشیدہ حال کا ظاہر فرمانا	۳۸
۲۷	دیوار کا گر جانا	۴۰
۲۸	رُوئے زمین پر نگاہ کرنا	۴۰
۲۹	دل پر عورت کا نقش ہو جانا	۴۱
۳۰	مریضہ کی جان بخشی کرنا	۴۲

صفحہ	عنوان	نمبر شمار
۴۲	بغض اولیاء کا انجام	۳۱
۴۳	بادشاہ سے جان بخشی کروانا	۳۲
۴۴	غیب سے آگ کا نزول اور کوتوال کی تباہی	۳۳
۴۵	حضرت مجدد کا مشکل کشائی فرمانا	۳۴
۴۶	کرامت کی طلبی کا خیال پیدا ہونا	۳۵
۴۷	عظمتِ صحابہ کی تصدیق فرمانا	۳۶
۴۸	حضرت مجدد کا اپنے مرید کی امداد فرمانا	۳۷
۵۰	ثمرات وبرکات کا حصول	۳۸
۵۱	منقہ کے دانوں کا مناجات کرنا	۳۹
۵۲	طعنہ زن کا قتل ہونا	۴۰
۵۲	فاتحہ پڑھنا	۴۱
۵۳	نذر کی نامقبولیت اور بچے کی رحلت	۴۲
۵۴	روحِ مجدد کی طرف متوجہ ہو کر صحتیابی حاصل کرنا	۴۳
۵۴	وبا سے نجات دلانا	۴۴
۵۵	حج کی نامنظوری	۴۵
۵۵	قافلہ سے بھٹکے ہوئے آدمی کی امداد فرمانا	۴۶
۵۷	سکونِ قلبی کا حصول	۴۷
۵۸	قلعہ کانگڑہ کی فتحیابی کا حصول	۴۸

صفحہ	عنوان	نمبر شمار
۵۴	بخارہ کی نجات کا حصول	۴۹
٦٠	اعضا کا ٹکڑے ٹکڑے ہو کر دوبارہ سلامت ہو جانا	۵٠
٦۲	عہدہ کا بڑھ جانا	۵۱
٦۲	دو رکعت میں اکیس پارہ قرآن پڑھنا	۵۲
٦۳	پالکی میں بیٹھنے سے صحتیابی کا حصول	۵۳
٦۴	خواب میں صحت کی خوشخبری دینا	۵۴
٦۵	علامہ میرک کے شبہات کا ازالہ	۵۵
٦۷	ظالم حاکم اور اٹھارہ سال قید کی سزا	۵٦
٦۸	شیخ کامل کا پہاڑ کی غار میں گرنا	۵۷
٦۹	تختۂ غسل پر حضرت مجدد کا تبسم فرمانا	۵۸
۷٠	بعد از وصال ملاقات ہونا	۵۹
۷۱	بعد از وفات مسجد میں نماز ادا کرنا	٦٠
۷۲	بوقت وصال آسمان کا گریہ کرنا	٦۱
۷۲	قلعہ گوالیار سے رہائی کی خوشخبری سنانا	٦۲
۷۲	وصال شریف کی خبر اشاروں میں دینا	٦۳
۷۳	مراقبہ میں تشریف لاکر حالات سے آگاہ کرنا	٦۴
۷۴	مرض طاعون سے نجات پانا	٦۵
۷۴	سلام کی ابتدا کرنا	٦٦

صفحہ	عنوان	نمبر شمار
۷۵	دو جسم ایک رُوپ	۶۷
۷۶	نسبتِ قادریہ کا عطا کرنا	۶۸
۷۷	حضرۃ غوث الاعظم قطب تارا میں	۶۹
۷۸	ولایت ابراہیمی کا حصول	۷۰
۷۹	پان کھانا اور احوال کا سلب ہو جانا	۷۱
۸۰	حالتِ کفر سے اسلام کی شرفیابی	۷۲
۸۱	حالات واقعات حضرت شیر ربانیؒ	۷۳
۱۰۵	واقعات شیخ الاسلام صاحبزادہ جمیل احمد شرقپوری	۷۴
۱۱۱	سلام	۷۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنتساب

میں اپنی اس کتاب کو جو میری حقیر
سعی کاوش ہے ۔ بارگاہِ مجدد الف ثانی میں نذرانۂ
عقیدت ہے اُن کی نگاہِ التفات سے اِس عاجز کو
خامہ فرسائی کا شرف حاصل ہوا ہے اس کی نسبت
اپنے مُرشدِ طریقت کاشفِ اسرارِ حقیقت سیدی و سندی
مولائی و ملجائی و ماوائی حضرت شمس المشائخ

سیّد غُلام رَسُول شاہ خاکی

صاحب دامت برکاتہم العالیہ منسوب کرتا
ہوں تاکہ میری آخرت کی فلاح و بہبود
اور دین و دُنیا کی کامیابی و
کامرانی کا سبب بنے۔

محمد شریف

منقبت

جہاں میں کیا ہی جلوہ ہے مُجدّدِ اَلِف ثانی کا
میرا دل مست و شیدا ہے مُجدّدِ اَلِف ثانی کا

کسی کی کچھ بھی حاجت ہو خدا سے کہہ کے دلوادیں
یہ اِک اَدنیٰ سا شیوہ ہے مُجدّدِ اَلِف ثانی کا

بھلا تعریف کیا ہو اور بیاں ہو ان کا رُتبہ کیا
عمر رضی اللہ عنہ فاروق دادا ہے مُجدّدِ اَلِف ثانی کا

مرض روحی یا جسمی ہو شفا ملتی ہے دونوں سے
یہ ایسا آستانہ ہے مُجدّدِ اَلِف ثانی کا

زباں بس چاہتی ہے لب پیاسا ہے ملے وہ پانی
کہ جو زمزم کہلاتا ہے مُجدّدِ اَلِف ثانی کا

غلام اب تو نصیبہ یاوری پر ہے کہ دل میرا
مناقب خواں ہے روز و شب مُجدّدِ اَلِف ثانی کا

منقبت
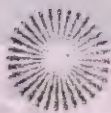
جمالِ حق ہے یہ جلوہ مجدّد الف ثانی کا
سمجھ سے راز ہے بالا مجدّد الف ثانی کا

زمیں ہی پر نہیں چرچا مجدّد الف ثانی کا
فلک تک پر بھی ہے شہرہ مجدّد الف ثانی کا

شمیم گلشنِ بغداد و اجمیر و بخارا سے
معطّر ہو گیا شجرہ مجدّد الف ثانی کا

نسیمِ لطف و رحمت کی بہاریں کیوں نہ ہوں ہر سُو
ریاضِ خلد ہے روضہ مجدّد الف ثانی کا

وظیفہ یا مجدّد کا رٹا کرتا ہوں میں ہر دم
ہے مجھ کو عشق کچھ ایسا مجدّد الف ثانی کا

سکونِ قلب طوفانِ حوادث میں جو ہے مجھ کو
کرم یہ اور ہے کس کا مجدّد الف ثانی کا

تصوّر میں مرے پیشِ نظر ہر دم رہے یا رب
جمالِ عارضِ زیبا مجدّد الف ثانی کا

تمنّا ہے اُٹھوں روزِ قیامت قبر سے جس دم
ہو میرے ہاتھ میں شجرہ مجدّد الف ثانی کا

حبیبؔ بینوا ہے فخر مجھ کو اپنی قسمت پر
کہ ہوں میں داخلِ حلقہ مجدّد الف ثانی کا
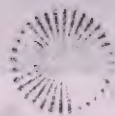
حالاتِ زندگی

حضرت مجدد الف ثانی قطب ربّانی شیخ سرہندی قدس سرہٗ النورانی کا اصلی نام **شیخ احمد** تھا اور والد ماجد کا نامِ نامی اسمِ گرامی **عبد الاحد** ہے۔ سلسلۂ نسب اٹھائیس واسطوں سے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے۔ ولادت مبارک نصف شب ۱۴ شوال ۹۷۱ھ **بمقام سرھند** شریف ہوئی۔ حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہ النورانی مشرباً حنفی تھے۔ ایک روز آپ ایامِ رضاعت میں سخت بیمار ہو گئے زندگی کی توقع نہ رہی۔ آپ کے والد گرامی قدر حضرت عبد الاحد رحمۃ اللہ علیہ آپ کو حضرت شاہ کمال کیتھلوی رحمۃ اللہ علیہ جو اپنے وقت کے عظیم الشان بزرگوں میں شمار ہوتے تھے، کی خدمت میں لے گئے۔ حضرت شاہ کمال رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زبان مبارک حضرت امام ربانی قدس سرہ النورانی کے منہ میں دے دی۔ آپ دیر تک حضرت شاہ کمال رحمۃ اللہ علیہ کی زبان مبارک چوستے رہے۔ حضرت شاہ کمال رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ بچہ بڑی عمر پائے گا اور اپنے زمانے کا عارف و عامل اور کامل ہو گا۔ جب سِن مبارک تعلیم کے قابل ہُوا تو آپ داخلِ مکتب ہوئے۔ اپنے والد ماجد سے علم حاصل کرنے کے بعد سیالکوٹ جا کر

مولانا کمال کشمیری رحمۃ اللہ علیہ سے کتب معقول اور شیخ یعقوب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ سے دورہ حدیث کیا۔ سترہ سال کی عمر میں تحصیلِ علم سے فارغ ہو کر آپ درس و تدریس میں مشغول ہو گئے۔ ایک دفعہ ابو الفضل سے کہ مصاحب اکبر بادشاہ تھا۔ ملاقات ہوئی مگر اُس کی بد اعتقادی کی وجہ سے دوبارہ ملاقات نہ کی۔ واپس آکر اپنے والد گرامی کی صحبت میں داخل ہوئے۔ سلسلہ چشتیہ کے فوائد باطنیہ حاصل کیے۔ ۱۰۰۸ھ میں حج کے ارادہ سے دہلی پہنچے تو خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر دو ماہ تک قیام کیا اور اس عرصہ دو ماہ میں نسبتِ نقشبندیہ بالتفصیل حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی کو حاصل ہو گئی۔ آپ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو کوئی میرے طریقے میں بالواسطہ یا بلاواسطہ مرد ہو یا عورت داخل ہوں گے قیامت تک کے لیے سب کو میرے پیشِ نظر کیا گیا ہے۔ ان کا نام اور نسب۔ ولادت گاہ کا علم مجھے دیا گیا ہے۔

حضرت مجدد الف ثانی قطبِ ربانی قدس سرہ النورانی کے والد ماجد عبد الاحد رحمۃ اللہ علیہ شیخ عبد القدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ جو سلسلۂ چشتیہ کے نامور بزرگ تھے، کے خلیفہ مجاز تھے۔ سلسلۂ قادریہ کا فیض حضرت محبوبِ سُبحانی قطب ربانی غوثِ صمدانی پیر سیّد عبد القادر جیلانی قدس سرہٗ النورانی بوسیلہ سلسلہ غوثیہ حاصل کیا۔ حضرت مجدد الف ثانی قطبِ ربانی قدس سرہٗ النورانی جب حضرت باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ سے سلسلۂ نقشبندیہ میں تکمیل حاصل کر چکے تو واپس سرہند تشریف لے آئے اور مسندِ رشد و ہدایت پر جلوہ افروز ہوئے۔ اطراف و اکناف سے خلقِ خدا حلقۂ ارادت میں داخل ہونے لگی۔ بڑے بڑے عمّال و حکام آپ سے دستِ بیعت ہوئے۔ ان دنوں دینِ اکبری عروج پر تھا۔ اکبر شہنشاہِ ہند کے گرد ملّا مبارک کے فرزند ابو الفضل اور فیضی کچھ پنڈت اور دیگر مذاہب کے لوگ اکٹھے ہو گئے۔ ان مشیروں

ایماء پر مختلف مذاہب کے چند اصولوں کے مجموعہ کو دینِ الٰہی کا نام دیا گیا۔ اس دین میں داخل لوگ پیشانی پر قشقہ لگاتے۔ زنّار پہنتے۔ مسجد اور مندر کا مقام ایک جیسا قرار دیا گیا بادشاہ کو خدا کا اوتار کہا جانے لگا اور اس کے لیے سجدۂ تعظیم روا رکھا گیا۔ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ النورانی نے رام اور رحیم کے نظریہ کی مخالفت کی۔ بادشاہ کو جب علم ہوا تو مناظرہ کی دعوت دی۔ اسٹیج لگائے گئے۔ ایک طرف شہنشاہِ اکبر کا پنڈال دربارِ اکبری تھا۔ دوسری طرف دربار محمدی تھا۔ رب کریم کی غیرت کو جوش آیا۔ زبردست بارش ہوئی۔ دربارِ اکبری کے خیمے اُکھڑ گئے۔ اکبر ایک خیمہ کی چوب میں زخمی ہوا۔ اس زخم کی وجہ سے اکبر کی موت واقع ہوئی۔

حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ النورانی نے اپنے خلفاء کو مختلف اطراف ہند و بیرونِ ہند تبلیغ کے لیے بھیجا۔ خلیفہ محمد نعمان کو دکن بھیجا۔ شیخ بدیع الدین کو منصبِ خلافت دے کر سلطانی لشکر کی ہدایت کے لیے بھیجا۔

حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ النورانی کی شہرت اور حلقۂ مریدین کی توسیع سے جہانگیر اور اس کے درباری مولوی ہراساں ہو گئے۔ اور حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ النورانی کے خلاف سازشوں میں مصروف ہو گئے اور بادشاہ کو اکسایا کہ یہ شخص آپ کی سلطنت کے خلاف سازش کر رہا ہے۔ سجدۂ تعظیمی کو ناجائز کہتا ہے۔ بادشاہ نے آپ کو دربار میں آنے کی دعوت دی۔ جب آپ تشریف لائے تو بادشاہ نے سجدۂ تعظیمی کا مطالبہ کیا۔ آپ کے انکار پر آپ کو قلعہ گوالیار میں قید کر دیا گیا۔ قید میں بھی آپ نے تبلیغ دین کا سلسلہ جاری رکھا۔ اور بہت سے غیر مسلموں نے آپ کے ہاتھ اسلام قبول کیا۔

جب خانخاناں خانِ اعظم اور دیگر اُمراء نے حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہٗ النورانی پر شاہی ظلم و ستم کی داستانیں سنیں تو تمام نے متفقہ طور پر مہابت خان

وزیر کابل کو اپنا سربراہ تسلیم کر کے بادشاہ کی اطاعت سے انحراف اختیار کیا۔ مہابت خان یلغار کرتا ہوا دریائے اٹک تک آگیا۔ بادشاہ بھی اپنا لشکر لے کر مقابلہ پر نکلا۔ مگر معہ آصف الدولہ وزیر اور ملکہ نور جہاں قید ہوا۔ مہابت خان کا خیال تھا کہ تینوں کو قتل کر دے۔ مگر عین اُس وقت قید خانہ سے حضرت مجدد الف ثانی قطبِ ربانی قدس سرہ النورانی کا مکتوب گرامی موصول ہوا کہ میں فتنہ فساد کو پسند نہیں کرتا۔ میں خود بخود تمھاری کوشش کے بغیر ہی رہا ہو جاؤں گا۔ بہتر ہے کہ بغاوت سے باز آجاؤ اور بادشاہ کی اطاعت قبول کر لو۔ مہابت خان یہ مکتوب پڑھتے ہی بادشاہ کی خدمت میں پیش ہوا۔ سوائے سجدۂ تعظیمی کے تمام آداب سلطنت بجالایا۔ بادشاہ نے دوبارہ تخت نشین ہو کر حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی کی رہائی کے احکام جاری کر دیئے اور آپ کی خدمتِ عالیہ میں معافی کی درخواست بھیجی۔ معافی نامہ کے جواب میں حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی نے درج ذیل شرائط تحریر کیں۔

۱۔ بادشاہ کو سجدہ کرنا بالکل بند کیا جائے۔

۲۔ گاؤ کشی کی اجازت عام ہو اور بادشاہ خود اپنے ہاتھ سے گائے ذبح کرے۔

۳۔ شہید شدہ مساجد سرکاری خرچہ سے تعمیر کی جائیں۔

۴۔ ایک مسجد جامع دربار عام کے بالمقابل بنائی جائے۔

۵۔ خلافِ شرع قانون منسوخ کر کے شریعت محمدی کے احکام جاری کیے جائیں۔

۶۔ بدعت کے تمام کام مسدود کیے جائیں۔

۷۔ کفار سے مثل شریعت عزا جزیہ لیا جائے۔

۸۔ قاضی محتسب وغیرہ شرعی قواعد کے مطابق مقرر ہوں۔

۹۔ ہندوستان کے تمام قیدی رہا کیے جائیں۔

بادشاہ نے آپ کی شرائط کو منظور کر لیا کیونکہ جہانگیر کی بیٹی کو خواب میں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی زیارت ہوئی تھی اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ ہم تمھارے باپ سے

ناراض ہیں کہ اس نے ہمارے ایک مقرب نور نظر شیخ احمد سرہندی کو تیہ کر رکھا ہے۔ بادشاہ مہابت خاں سے رہائی کے بعد کشمیر چلا گیا تھا۔ وہاں جا کر بیمار ہوگیا۔ حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہٗ النورانی بھی قیدِ گوالیار سے رہائی کے بعد سرہند شریف میں چند روز قیام کرنے کے بعد عازم کشمیر ہوئے اور وہاں پہنچ کر جہانگیر سے ملاقات کی۔ بادشاہ نے آپ کی خدمت میں دعاءِ صحت کے لیے عرض کیا۔ آپ نے بارگاہِ الٰہی میں دعا کے ہاتھ اٹھائے اور بادشاہ صحت یاب ہوگیا۔ اس کے بعد وہ تائب ہو کر آپ کا مرید بن گیا۔ آپ کے پاس کئی ماہ رہا۔ سرہند شریف بھی حاضری دی۔ جب آپ لشکرِ سلطانی سے الگ ہوئے تو آپ کی عمر ۶۲ سال کی تھی۔ آپ نے لوگوں پر ظاہر فرمایا کہ حضور نبی کریم رؤف الرحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم دنیا میں ۶۳ سال جلوہ افروز ہوئے تو پھر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا غلام اس عمر سے زیادہ کس طرح رہ سکتا ہے۔ وفات کے ایک روز قبل اپنے اہلِ خانہ اور خدام سے فرمایا کہ آج کی رات ہماری آخری رات ہے۔ بالآخر حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ النورانی نے ۶۳ سال کی عمر میں ۲۸ صفر ۱۰۳۴ھ مطابق ۱۶۲۴ء کو وصال شریف فرمایا۔ آپ کا جنازہ آپ کے فرزند ثانی حضرت خواجہ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ نے پڑھائی۔ آپ کو جس جگہ پر دفن کیا گیا اس جگہ کے متعلق آپ نے پہلے ہی اشارتاً فرما دیا تھا۔

حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی شیخ سرہندی قدس سرہٗ النورانی کے سات بیٹے ہوئے۔

اولؔ حضرت خواجہ محمد صادق جو عین عالمِ شباب میں دارِ فانی سے دارِ باقی کی طرف کوچ فرما گئے۔ دوسرےؔ خازن الرحمت شیخ محمد سعید، تیسرےؔ عروۃ الوثقیٰ شیخ محمد معصوم۔ چوتھےؔ محمد اشرف جو حالتِ شیر خوارگی میں رحلت فرما گئے۔ پانچویںؔ شیخ محمد فرخ جو ۱۸ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ چھٹےؔ شیخ محمد عیسیٰ جو ۸ سال کی عمر میں انتقال فرما گئے۔ ساتویںؔ محمد یحییٰ جن کی اولاد بھوپال میں ہے۔

خواجہ نور محمد نقشبندی قادری
کوٹ نگہست لاہور

سید المرسلین خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا

"میری اُمت میں ایک شخص ہو گا جسے **صِلہ** کہا جائے گا۔ اس کی شفاعت سے ایک کثیر تعداد جنت میں داخل ہو گی۔"

یہ حدیث گویا کہ حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہ النورانی کی طرف اشارہ ہے کیونکہ آپ ہی علماء اور صوفیہ کے درمیان **صِلہ** تھے کہ آپ نے ہی مسئلہ **وحدۃ الوجود** کے معاملے میں فریقین کے اختلاف کو دُور کر کے اُسے محض لفظی معاملہ قرار دیا۔ آپ نے خود فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار احسان ہے جس نے مجھے دو فریقین کے درمیان صلہ بنایا۔

آپ کا پیراہن ہر مرض کی دوا

ایک درویش طبع شخص امین نامی جو کہ چوٹی کے علماء میں بھی شمار ہوتا تھا اور پہلے حضرت خواجہ دیوانہ سواتی رحمۃ اللہ علیہ کا مرید تھا۔ سخت علالت میں گرفتار تھا ایسی علالت کہ جس پر نہ تو کسی دعا اور دوا اثر انداز ہوتی تھی۔ امین نامی نے ایک آدمی حضرت **مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہ النورانی** کی خدمت عالیہ میں بھیجا اور نہایت انکساری کے ساتھ عریضہ بھی بھیجا اور توجہ کے لیے گزارشات پیش کیں اور عرض کیا کہ حضور تبرکاً کچھ کپڑا عنایت فرمایا جائے۔ حضرت **مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی** کو ان پر بہت رحم آیا اور عریضے کے جواب میں تحریر فرمایا کہ:

"بڑھاپے کی شدت کی وجہ سے اندیشہ نہ کریں۔ انشاء اللہ تندرست ہو جاؤ گے اس معاملے میں مجھے پورا پورا اطمینان ہے اور جو آپ نے کپڑا طلب کیا ہے وہ آپ کو بھیجا جا رہا ہے اسے بدن پر پہنیں اور اس کے نتائج سے اُمید وابستہ رکھیں انشاء اللہ برکات کا حامل ہو گا۔"

امین نامی شخص نے حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی کا پیراہن مبارک پہنا اور اُن کا کئی سالہ پرانا مرض دُور ہو گیا ایسا کہ جیسے پہلے مرض لاحق ہوا ہی نہیں تھا۔ پھر وہی مریض آپ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہو کر آپ کا مرید بن گیا اور باقی تمام عمر آپ کی ہی خدمت میں گزاری۔ اور آپ کے خاص مریدین میں شمار ہوا۔

دوبارہ عہدۂ گورنری عطا فرمانا

ایک شخص عبدالرحیم خانِ خانان اپنے وقت کا نواب تھا اور صوبۂ دکن کا گورنر بھی تھا اور اس خیال میں تھا کہ دکن کے علاقے پر اپنا قبضہ ہو جائے۔ اسی سوچ میں کافی عرصہ گزر گیا۔ بادشاہ کے قریب بیٹھنے والوں نے بادشاہ کے کان بھرے کہ عبدالرحیم نے دشمن سے پوشیدگی میں صلح کر لی ہے اور ظاہر میں جنگ کر رہا ہے۔ بادشاہ نے یہ بات سُن کر عالمِ طیش میں آ کر عبدالرحیم خانِ خانان کو گورنری سے معزول کر دیا اور یہاں تک کہ اُس کے قتل کا بھی خدشہ تھا۔ عبدالرحیم حضرت میر محمد نعمان جو کہ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی کا خلیفہ تھا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ خلیفہ میر محمد نعمان نے حضرت مجدد الف ثانی قطبِ ربانی قدس سرہ النورانی کی خدمت عالیہ میں اس معاملے میں بہت التجا اور نیازمندی کے ساتھ عریضہ لکھا۔ حضرت مجدد الف ثانی قطبِ ربانی قدس سرہ النورانی نے اس عریضے کے مطالعے کے بعد قلمدان منگوا کر اس عریضے کے جواب میں تحریر فرمایا کہ:

"آپ کے ارسال کردہ عریضے کے مطالعہ کے وقت عبدالرحیم خان خانان بڑی قدر و منزلت والے نظر آئے اس معاملے میں خاطر جمع رکھیں۔"

حضرت میر نعمان رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہٗ النورانی کا یہ مکتوب عبدالرحیم خانِ خانان کے پاس بھیج دیا۔ اس نے کہا حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کی توجہ سے یہ بات بعید نہیں ہے لیکن بظاہر مشکل معلوم ہوتی ہے کیونکہ بادشاہ بہت متنفر ہو چکا ہے اور حاسد لوگوں نے خوب زہر اُگلا ہے۔ لیکن حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی کے مکتوبِ گرامی کے آنے کو ابھی دس بارہ دن بھی نہیں گزرے تھے کہ بادشاہ کا قلب عبدالرحیم خانِ خانان کی طرف سے صاف ہو گیا اور اسے پھر دکن کی گورنری سے سرفراز کیا گیا اور خلعتِ خاصہ سے بھی سرفراز فرمایا۔

بیماری کا اپنے سر لینا

ایک رئیس آدمی جو حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہٗ النورانی کا بہت زیادہ عقیدت مند تھا بیان کرتا ہے کہ میں ایک ضروری کام سے لاہور سے اکبر آباد کے لیے روانہ ہوا۔ راستے میں سرہند میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اتفاقاً وہاں بیماری میں مبتلا ہو گیا اور خیال کیا کہ چند دنوں کے لیے یہیں وقت گزاروں آپ نے اس رئیس سے فرمایا:

”جاؤ صحت یاب ہو جاؤ گے اور ضروری کام بھی درپیش ہے۔“

رئیس آدمی کا بیان ہے کہ مجھے فوری شفا ہو گئی اور میں سفر کے لیے چل پڑا۔ تین دن تک تو صحت بحال رہی لیکن چوتھے دن پھر بیمار ہو گیا۔ دل میں خیال کرنے لگا کہ آپ نے تو فرمایا تھا کہ جاؤ صحت یاب ہو گے اور اب تو پھر بخار نے آگھیرا ہے۔ یہ کیا عجب بات ہے۔ اسی اثناء میں حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہٗ النورانی

روحانی طور پر تشریف لے آئے اور فرمایا کہ:

"خاطر جمع رکھو میں نے تمہاری بیماری اپنے سر لے لی ہے۔ اُٹھو اور اپنے سفر کی تیاری کرو۔"

پھر مجھے اُسی وقت بیماری سے نجات مل گئی اور تمام ضعف دور ہو گیا اور اپنے سفر کی تیاری کر لی۔

حضرت مجدد الف ثانی کی صحبت کے اثرات

ایک درویش صفت آدمی جو کہ ابھی تک وہ حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہٗ النورانی کی خدمت عالیہ میں حاضر نہ ہُوا تھا آپ کی خدمت میں عریضہ لکھا کہ جو حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی صحبت کی وجہ سے بڑے سے بڑے اولیاء سے افضل ہیں تو آخر اس کی کیا وجہ ہے شاید پہلی ہی صحبت میں اُن کو وہ سب کچھ دے دیا جاتا ہو گا جو تمام اولیاء کے مقامات سے زیادہ ہو گا۔ حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہٗ النورانی نے اس کے جواب میں تحریر فرمایا کہ:

"اس مسئلہ کا حل صحبت پر موقوف ہے۔"

وہ درویش طبع آدمی آپ کی خدمت میں حاضر ہُوا اور اس پر پہلی ہی صحبت میں عجیب سی حالت طاری ہو گئی۔ آپ نے اُسی دن اُس کو خلوت میں طلب فرما کر فرمایا:

"آج ہی ہم نے تمہارا ورق لوٹ دیا ہے اور تمہارے حالات کو بدل دیا ہے اور یہ بات تمہاری سمجھ میں آئی ہے یا نہیں۔"

درویش نے یہ بات سنتے ہی آپ کے قدموں پر سر رکھتے ہوئے تمام اسرار و رموز بیان کر دیئے اور آپ صحبت کی فضیلت کا اعتراف کرنے لگا۔

حال کا سلب ہو جانا

ایک باکمال درویش صفت آدمی حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہٗ النورانی کی خدمتِ عالیہ میں حاضر ہوا۔ اس درویش باکمال کا قلب ایسا ذاکر تھا کہ اس کے قریب بیٹھنے والا آدمی بھی ذکر کی آواز کو بخوبی سن لیتا تھا اور بالخصوص جب وہ سو جاتا تھا تو دُور سے ذکر کی آواز سنائی دیتی تھی اور اُسے کئی درویشوں سے خلافت حاصل تھی اور آپ سے بھی وہ یہی توقع رکھتا تھا۔ حضرت مجدد الف ثانی قطبِ ربانی قدس سرہٗ النورانی نے ان کے بارے میں ارشاد فرمایا:

"یہ شخص صاحبِ استعداد ہے لیکن ذکر کے غلبے اور مشائخ کی خلافت نے اسے متکبر بنا دیا ہے اور اسی وجہ سے اس کی ترقی کے راستے میں رکاوٹ پیدا ہو گئی ہے اس کا حل یہ ہے کہ اس کی حال سلب کر لیا جائے۔"

چنانچہ دو روز نہ گزرے تھے کہ اس کا حال سلب کر لیا گیا۔ وہ نہایت حیرانی کے عالم میں ڈوب گیا اور آنکھوں سے حسرت کے آثار نمودار ہونے لگے۔ آپ نے چند دن اس کے حال پر توجہ نہ فرمائی تو اس کا غرور و تکبر دُور ہو گیا۔ اس کے بعد آپ نے اس کو علیحدگی میں بلا کر سلب کیے ہوئے حال سے سرفراز فرمایا اور بہت زیادہ فیض سے نوازا۔

بارش کا بند ہو جانا

حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہٗ النورانی جب اجمیر شریف میں

تشریف فرماتے ۔ موسم برسات میں رمضان المبارک کا مہینہ آیا ۔ بارش کثرت سے ہوتی تھی اور دن رات میں فرصت نہ ملتی تھی ۔ آپ مسجد میں تراویح میں قرآن مجید پڑھتے تھے ۔ ہوا کے تعفن اور گرمی کی زیادتی سے آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو بہت تکلیف پہنچ رہی تھی ۔ ایک رات تراویح سے فراغت کے بعد جب آپ مسجد سے باہر آرہے تھے تو آپ نے آسمان کی طرف سر اُٹھا کر کہا کہ اگر تین ختم قرآن تک جو ہماری دائمی سنت ہے ۔ بارش راتوں میں نہ ہوا کرے اور ہم تراویح مسجد کے صحن میں ادا کریں تو کیا اچھا ہو ا خدا کی شان کہ ایسا ہی ہوا کہ ستائیسویں رات تک بارش نہ ہوئی ۔ پھر ایک دم بارش شروع ہوئی ۔

دیوار کے گرنے کی غائبانہ خبر دینا

حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہٗ النورانی جب لاہور میں تشریف لائے تو ایک رات عشاء کی نماز کے بعد اس گھر کی ایک دیوار کے قریب جہاں پر آپ ٹھہرے ہوئے تھے، کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ آج رات کوئی شخص اس دیوار کے قریب سے ہرگز نہ گزرے اور نہ ہی سوئے ۔ اس وقت بادل کا نام و نشان نہیں تھا اور نہ ہی بارش تھی ۔ بعض لوگ آپ کی یہ بات سُن کر حیران ہوئے کیونکہ دوسری دیواریں اس سے زیادہ خراب حالت تھیں اور وہ دیوار سب سے زیادہ مضبوط تھی ۔ وہ دیوار پچھلی رات میں گر گئی ۔ ایک کنیز اس وقت اس دیوار کے نزدیک تھی جس پر مٹی کے چند ڈھیلے گرے ۔ آپ نے غصے سے فرمایا کہ میں نے کہ میں نے تو رات کو ہی کہہ دیا تھا کہ اس دیوار کے قریب مت جانا ۔

دوا میں افیون کا ملانا اور حضرۃ مجدد کا غیبی خبر دینا

ایک بزرگ کا بیان ہے کہ میں اور میرے ایک دوست جو حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ النورانی کے مریدین میں سے تھے امساک کے لیے اپنے گھر میں دوا تیار کی۔ اور اس میں افیون بھی ڈالی۔ صرف اس بات کا ہمیں دو آدمیوں کو ہی علم تھا اور کوئی نہیں جانتا تھا۔ ہم دونوں بوقتِ نماز ظہر حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہٗ النورانی کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئے اور دل میں خیال کیا کہ واپسی پر وہ دوا کھائیں گے۔ آپ کا خیال تھا کہ فارغ ہونے کے بعد گھر میں تشریف لے جائیں۔ دروازے پر آپ کھڑے ہو گئے اور ہم دونوں کو قریب طلب فرما کر بہشت اور حور و قصور کا ذکر کرنا شروع کر دیا، دنیوی لذتوں کی نفی فرمائی اور آخرت کی لذتوں کی ترغیب دلائی اور پھر مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا کہ:

"وہ دوا جو افیون سے تم لوگوں نے تیار کی ہے وہ مت کھانا۔"

ہم لوگ سخت حیران ہوئے اور آپ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے اس دوا کو پانی میں ڈال کر باہر بہا دیا۔

ہار جیت کی خبر دینا

ایک شخص جس کا نام میرزا مظفر تھا جو سرہند کا فوجدار تھا اور قصبہ جیت پور میں رہائش پذیر تھا۔ اس خیال میں تھا کہ پہاڑی سرکش مخلوق پر حملہ کرے۔ ایک درویش کی رجوع کیا اور بشارت کا طالب ہوا۔ اُس درویش نے اُسے فتح کی بشارت دی۔

اس کے بعد اس کے دل میں تردّد پیدا ہوا اور اس نے حضرت مجدد الف ثانی قطب ربّانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں نامہ تحریر کیا اور اس بشارت کے متعلق بھی آپ کو اطلاع دی۔ آپ نے جواباً تحریر فرمایا کہ:

"اس حملے میں فوج دار کو شکست ہو گی۔ بشارت دینے میں عجلت کی گئی۔ جب تک صبح کی سفیدی کی طرح کوئی بات صاف طور پر ظاہر نہ ہو جائے زبان پر نہیں لانا چاہیئے۔"

تین چار دن نہ گزرنے پائے تھے کہ اس فوج دار کی جنگ اُن پہاڑ والوں سے چھڑ گئی اور اس کو شکست ہوئی اور اس کا علم اور نقارہ بھی چھین لیا گیا۔ پھر وہ حیر زدہ ہو کر واپس لوٹے۔"

وقتِ نزع سے مطلع کرنا

ایک شخص کا بیان ہے کہ میری والدہ سخت بیمار تھیں۔ میں حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہٗ النورانی کی خدمت عالیہ میں کچھ رقم حضرت شیخ بہاؤالدین نقشبند قدس سرہٗ کی نذر کے لیے پیش کی اور والدہ کے لیے شفا کی درخواست کی۔ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ النورانی نے فرمایا کہ یہ نذر اپنے پاس رکھو اور اس خوبی کے ساتھ اُسے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ میں رات کو خواب میں دیکھا کہ حضرت مجدد علیہ الرحمۃ تشریف لائے ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں کہ:

"اے شخص ہوش کر اپنی والدہ کے پاس جا کیونکہ اب اس پر وقتِ نزع طاری ہے۔"

میں اُسی وقت خواب سے بیدار ہوُا اُسی وقت بیتابی کے عالم میں آپ کی خدمت قدسیہ میں حاضر ہوُا۔ میں نے دیکھا کہ آپ نمازِ تہجد پڑھ چکے ہیں۔ میں نے آپ کی خدمت میں سلام پیش کیا اور جو خواب دیکھا تھا وہ عرض کر دیا۔ آپ یہ سنتے ہی مراقبہ میں چلے گئے اور کچھ دیر اسی حالت میں رہے۔ پھر ارشاد فرمایا کہ:

"اے شخص جلدی جا اب تیری والدہ پر وقتِ نزع طاری ہے۔"

میں روتا ہوا والدہ کے سرہانے آیا اور اُن کی نبض دیکھی کہ نبض ختم ہو چکی تھی اور کچھ دیر کے بعد دارِ فنا سے عالمِ بقا کی طرف رُوح پرواز کر گئی۔

جادو کا علم سیکھنے سے منع فرمانا

حضرت مجدد الف ثانی قطبِ ربانی قدس سرہٗ النورانی کے ایک مرید نے بیان کیا کہ جن دنوں میں آپ کو بادشاہ کے ہاتھوں اور دین کے دشمنوں کی وجہ سے تکلیف پہنچی تو ایک آدمی جو جادو کا عالم تھا مجھ سے کہنے لگا کہ میں ہندی میں چند اسم سے واقف ہوں وہ یہ کہ ظہر سے عصر کی نماز تک اگر وہ پڑھ لیے جائیں تو اُسی دن دشمن پر ہلاکت کا سامنا ہو جاتا ہے اور یہ بات میرے تجربہ میں آئی ہے۔ جادوگر نے وہ اسم مجھے کاغذ پر لکھ کر مجھے دیئے کہ مکان کی چھت کی لکڑی میں رکھ دو۔ میں نے جادوگر سے وہ اسم سیکھ کر وہ پرچہ مکان کی چھت میں رکھ دیا۔ میں نے اپنے دل میں طے پایا کہ اب منگل کو پھر پڑھوں گا۔ ناگاہ میں نے رات کو خواب میں حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہٗ النورانی کو دیکھا کہ گویا آپ اپنے دانتوں میں کلی کی انگلی دبا کر فرما رہے ہیں کہ مرید میرا ہو اور عمل جادوگر سے سیکھے اور اس پر عمل بھی

کرے۔ بڑی حیرانی کی بات ہے۔ خبردار ایسا قبیح عمل نہ کرنا وہ سراسر جادو ہے۔ پھر میں نے وہ عمل ترک کر دیا۔ اس کے بعد بادشاہ اس ایذارسانی سے بہت شرمندہ ہوا اور آپ کو گوالیار سے بلوایا اور آپ اپنے وطن تشریف لے آئے۔ میں حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ النورانی کی خدمت قدسیہ میں حاضر ہوا۔ ایک عالم آپ کی ملاقات کے لیے آ رہا تھا۔ میں نے دل میں خیال کیا کہ اگر آپ میرے سامنے مجھے اس عمل سے منع فرمائیں گے بغیر اس کے کہ میں اس کا اظہار کروں تو میں اس عمل کو چھوڑ دوں گا ورنہ ایک بار تو دشمن کے جگر پر ضرور تیر ماروں گا۔ آپ تین دن تک سرہند میں رہے اور میں مسلسل تین دن تک آپ کی خدمت قدسیہ میں اس نیت سے گیا۔ تیسرے دن آپ مجمعِ خلائق سے رخصت ہو کر مکان میں تشریف لے جا رہے تھے کہ دروازے میں اندر کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ فلاں شخص کو بلاؤ۔ میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ وہ ہندی اسم مت پڑھنا کہ وہ سراسر جادو ہے وہ نہایت شرمندہ ہوا اور اس عمل قبیح سے منکر ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ و

"ایسی باتیں کیوں کرتے ہو تم نے تو وہ اسم فلاں جادوگر سے سیکھا ہے۔ اور وہ کاغذ جس پر جادوگر نے وہ اسم لکھ کر دیئے تھے وہ تم نے اپنے گھر کی چھت کی فلاں لکڑی میں رکھ دیئے ہیں۔ وہ عمل اپنی تاثیر میں ایسا ہی ہے جیسا کہ اس نے بتایا تھا لیکن خبردار کبھی ایسا نہ کرنا جادو سراسر حرام ہے۔ جاؤ اور اس کاغذ کے پرزے کو چھت سے نکال کر ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالو۔"

میں نے یہ تمام ارشاد سن کر سر تسلیم خم کیا۔ پھر آپ نے فرمایا:

"مجھ سے عہد کرو کہ اس کاغذ کے ٹکڑے کو جا کر ٹکڑے ٹکڑے کر دو۔
اور پھر کبھی بھی ایسے قبیح عمل کے قریب تک بھی نہ جاؤ گے۔"

پھر حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی نے اپنا دستِ رحمت میرے ہاتھ پر پھیرا۔ ہاتھ پھیرنے کی دیر تھی کہ مجھ پر ایسی ہیبت طاری ہوئی کہ میں عالم حیرت میں گم ہو گیا۔ پھر میں نے فوراً گھر آ کر اس کاغذ کے پرزے کو چھت سے نکال کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔

تباہی کا پیش خیمہ بننا

حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ النورانی کے مریدین میں سے ایک آدمی جو کافی دولت مند تھا اور وہ امیر دولت مند آپ کے قریب ملک احمد نامی کی حویلی میں رہتا تھا۔ ایک روز آپ نے اُسے آگاہ فرمایا کہ اس حویلی سے نکل جاؤ ورنہ تم ایک بہت بڑی مصیبت میں مبتلا ہو جاؤ گے۔ اتفاقاً وہ دولت مند وہاں سے نکل نہ سکا اور سخت حوادث کا شکار بن گیا۔

لڑکے کی خوشخبری دینا

حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہٗ النورانی کا ایک مرید تجارت کا کام کرتا تھا۔ تاجر نے آپ کی خدمتِ قدسیہ میں عرض کیا کہ حضور میں بوڑھا ہو چکا ہوں لیکن کوئی فرزند پیدا نہیں ہوا جو دنیا میں میری یادگار ہوتا۔ آپ اس معاملے میں توجہ فرمائیں۔ آپ نے تھوڑی دیر مراقبہ کیا اور پھر فرمایا:

" تجھے اس بیوی سے جو اب تیرے گھر میں موجود ہے اس سے لوحِ محفوظ میں
کوئی لڑکا لکھا ہوا نہیں ہے اگر دوسری شادی کرو گے تو اس بیوی
سے ایک لڑکا پیدا ہو گا۔"

اتفاقاً اس کی پہلی بیوی کا انتقال ہو گیا اور اس نے دوسری شادی کی جس نے
اللہ کریم سے ایک لڑکا اور ایک لڑکی عطا فرمائی۔

دورانِ خواب قلب کا ذاکر بنا دینا

حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی شیخ سرہندی قدس سرہٗ النورانی کا ایک عزیز بیان کرتا ہے کہ میرے دل میں ایک تڑپ موجزن رہتی تھی کہ میں آپ سے طریقۂ ذکر حاصل کروں۔ کسی وجہ سے اس سعادت کے حاصل کرنے میں دیر ہی دیر ہوتی گئی۔ ایک رات میں نے مصمم ارادہ کیا کہ کل آپ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہو کر عرض کروں گا کہ مجھے مریدی سے سرفراز فرمائیں اور طریقۂ ذکر سے مستغنی فرمایا جائے۔ اسی رات خواب میں یہ دیکھا کہ ایک گہرا سمندر ہے اور میں اس کے اس کنارے پر کھڑا ہوں اور حضرت مجدد الف قدس سرہٗ النورانی دوسرے کنارے پر تشریف فرما ہیں۔ اور میں بھی اس کوشش ہوں کہ دوسرے کنارے پہ پہنچ جاؤں۔ اتفاقاً آپ کی نگاہِ التفات مجھ بے کس پر پڑی تو آپ نے دیکھتے ہی ارشاد فرمایا:

" اے شخص جلدی آجا، بہت جلدی آجا تو نے تو بہت دیر کر دی۔"

حضرت مجدد الف ثانی قطبِ ربانی قدس سرہٗ النورانی کا یہ فرمانا ہی کہ میرا قلب ذاکر ہو گیا صبح خواب سے بیدار ہو کر آپ کی خدمتِ عالیہ میں یہ واقعہ پیش کیا تو آپ نے فرمایا یہی ہمارا طریقہ ہے اسے جاری رکھو۔

خواب میں انتقال کی خبر کی تصدیق

ایک شخص نے بیان کیا کہ جب حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہ النورانی قلعہ گوالیار میں محبوس تھے تو سرہند شریف میں آپ کے انتقال کی خبر مشہور ہوگئی۔ میں اس خبر کو سُن کر بہت زیادہ پریشان ہوا۔ فاتحہ خوانی کی تو اُسی رات جس رات کہ میں آہ وزاری کر رہا تھا۔ دیکھا حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ النورانی چند درویشوں کے ساتھ حجرے میں تشریف فرما ہیں اور میری طرف مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا:

"اے شخص میرے انتقال کی جو خبر مشہور ہو چکی ہے سراسر جھوٹ ہے۔"

میں جب سو کر اُٹھا اور ہر طرف سے اس خبر کی تصدیق کی تو ہر جگہ سے یہی خبر ملی کہ آپ ہر طرح سے خیر و عافیت سے ہیں۔ اور اس خبر کے بعد آپ کئی سال تک زندہ و سلامت رہے۔

شراب سے چھٹکارا دلانا

حضرت مولانا محمد امین نامی ایک آدمی جو حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی شیخ سرہندی قدس سرہٗ النورانی کا بہت زیادہ عقیدت مند تھا آپ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہو کر عرض پرداز ہوا کہ حضور نواب شیر خواجہ جو والد کی طرف سے سید ہے لیکن والدہ محترمہ کی طرف سے خواجہ زادہ ہے اور اس کے آباؤ اجداد باہر سے مقام ارفع حاصل کر کے آئے ہیں آپ اگر توجہ فرمائیں تو اس کو شراب نوشی سے نجات مل جائے آپ اس کی اصلاح

فرما کر مومن بنا دیں۔ اگر اس کی اصلاح ہو جائے تو ایک بہت بڑی جماعت اصلاح پا جائے گی چونکہ اس کے حقوق میرے ذمّے ہیں اس لیے آپ کی خدمت میں عرض پرداز ہوں۔ یہ بات سُن کر آپ عالمِ سکوت میں ڈوب گئے لیکن جب مولانا نے بار بار اصرار کیا تو پھر ایک دن آپ نے توجّہ فرمائی اور ارشاد فرمایا:

"مولانا میں شیر خواجہ کے حال کی طرف متوجّہ ہوا تو دیکھا کہ وہ فسق و فجور کی گھنگھور گھٹاؤں میں پھنسا ہوا ہے۔ میں نے بہت کوشش کی کہ اسے اس دلدل سے نجات مل جائے مگر میں اس میں کامیاب نہ ہو سکا۔ انشاء اللہ اسے اس فعل سے نجات مل جائے گی اور راہِ راست کی طرف کھینچ لاؤں گا۔"

بالآخر عرصہ دراز کے بعد شیر خواجہ نے تمام فسق و فجور سے توبہ کی اور عبادت الٰہی میں مشغول ہو گیا۔ اور آپ کا یہ فرمان کہ آخر اسے اس دلدل سے نجات مل جائے گی قولِ صادق ہوا۔

میرزا فتح پوری کی رہائی

شہنشاہ اکبر کے انتقال کے وقت اور جہانگیر کی تخت نشینی کے موقع پر میرزا شاہ رُخ کے بیٹے میرزا فتح پوری نے بغاوت کا نشان ظاہر کیا۔ اتفاقاً خواجہ کلاں نے عبداللہ خان کو اس علم بغاوت کے متعلق لکھا۔ عبداللہ خان نے میرزا فتح پوری پر حملہ کر دیا اور اُسے گرفتار کر لیا اور بادشاہ کے پاس لے آیا۔ بادشاہ نے اُسے قید میں ڈلوا دیا اور بہت عرصہ وہ قید میں رہا۔ اور جب کبھی کوئی شخص بادشاہ

کے سامنے اس کی رہائی کا ذکر کرتا تو بادشاہ ضمانت طلب کرتا۔ اس کی سرکشی کی وجہ سے کوئی ضمانت نہ دیتا اور اس کا معاملہ طویل ہو گیا۔ یہاں تک کہ آپؒ سیر و سیاحت کے دوران آگرہ پہنچے اور کٹڑہ مظفر خان میں قیام فرمایا۔ میرزا فتح پوری کو جب آپ کی تشریف آوری کی خبر ملی تو اس نے اپنا ایک وکیل بڑی نیاز مندی کے ساتھ آپ کی خدمت میں بھیجا اور اپنی رہائی کے لیے عرض کرایا۔ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی نے فرمایا:

"جاؤ۔ میرا فتح کو رہائی حاصل ہو گی۔"

اس پھر عرض کیا کہ حضور کب رہائی حاصل ہو گی: تو آپ نے ارشاد فرمایا:

"کل رہائی حاصل ہو گی۔"

جب دوسرا دن ہوا تو بادشاہ نے اُسے یاد کیا اور اپنے پاس بلوایا اور بڑی عزت سے رہا کر دیا اور کہا کہ:

"میں ہی تمھاری ضمانت دیتا ہوں۔"

حرمین شریفین کی حاضری میں سلامتی کی خبر

ایک دفعہ حرمین شریفین کی زیارت کے لیے خواجہ حسام الدین احمد دہلوی نے مصمّم ارادہ کیا تو حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ النورانی کی خدمت میں رقعہ لکھا کہ حضور میرا ارادہ کہ میں کچھ ساتھیوں کے ساتھ یہ سفر مبارک اختیار کروں اور وہیں قیام کروں اور وہیں دفن ہو جاؤں۔ اس معاملے میں آپ توجہ فرما کر ارشاد فرمائیں کہ یہ سفر اس طرح سلامت رہے گا یا نہیں اور اس میں رضائے الٰہی کیا ہے۔ حضرت مجدد

الف ثانی قدس سرہ النورانی نے اس کے جواب میں لکھا کہ ؛

"ساتھیوں عزیزوں کے ساتھ سلامت نظر نہیں آتا بلکہ ممانعت سی نظر آتی ہے ۔ ہاں اگر آپ تنہا سفر کریں تو بہت اچھا ہوگا ۔ اور سلامتی سے پہنچ جاؤ گے ۔"

خواجہ حسام الدین احمد کا شوق پر کمال تھا اس لیے اُنھوں نے بہت کوشش کی کہ سلامتی کے سا

کہ اہل و عیال کے ساتھ سفر حجاز اختیار کیا جائے بلکہ بادشاہِ وقت سے بھی درخواست کی گئی مگر اجازت نہ مل سکی ۔

مُردوں کو نسبت عطا کرنا

ایک شخص مرتضیٰ نامی جو حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہٗ النورانی کے خاص مریدین میں سے تھا ، نے بیان کیا کہ میرے والد ماجد نے بوقت رحلت وصیت فرمائی تھی کہ میری نعش کو میرے آقا حضرت مجدد قدس سرہ النورانی کی خدمت میں لے جانا اور عرض کرنا کہ مجھے اپنے سلسلے میں داخل فرمالیں ۔ حضرت مجدد قدس سرہ النورانی کا یہ طریقہ بھی تھا کہ مردوں کو بھی اپنی نسبت عطا فرما دیا کرتے تھے ۔ میں نے والد ماجد کے انتقال کے بعد آپ کی وصیت پر عمل کیا ۔ والدِ ماجد کا جنازہ آپ کی خدمت میں نمازِ جنازہ کے لیے لایا اور والد ماجد کی وصیت کردہ گزارش بھی کردی ۔

حضرت مجدد قدس سرہ النورانی نے فرمایا کہ ؛

"یہ بات کل حلقۂ ذکر میں معلوم کرنا ۔"

ایک ساعت بیس سال سے بہتر

مولانا محمد حنیف کابلی جو حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی شیخ سرہندی قدس سرہ النورانی کے خاص مریدین میں سے تھا بیان کرتا ہے کہ مجھے ایک کامل درویش صفت آدمی نے بتایا کہ میں حرمین شریفین کے لیے عازم سفر ہوا جب سرہند شریف پہنچا تو آپ کے آستانۂ عالیہ کی حاضری کا بھی شرف حاصل ہوا۔ تو اس وقت آپ نماز عشاء سے فارغ ہو چکے تھے اور خلوت نشینی اختیار کرنا چاہتے تھے۔ میں نے آپ کی خدمت میں سلام عرض کیا اور سامنے دست بستہ کھڑا ہو گیا۔ آپ نے خادم سے فرمایا:

"اے درویش! وقت اچھا ہے۔ یہی روٹی تمہارے لیے مرشد کی حیثیت سے تمہاری تربیت کے لیے کافی ہے۔"

اس کے بعد میں آپ سے رخصت ہوا اور ہر گھڑی میری کیفیت بدلتی گئی اور ہر لحظہ میرے حالات میں تبدیلی ہوتی گئی۔ اور جو کچھ میں نے ایک ساعت میں حاصل کیا بیس سال کی ریاضت میں جو میں نے کی تھی اس کی بو بھی نہ پائی تھی اور اس کا رنگ بھی نہ دیکھا تھا۔

گناہِ کبیرہ سے بچانا

حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی شیخ سرہندی قدس سرہ النورانی کے ایک مرید کا بیان ہے کہ میرا تعلق ایک فاحشہ سے ہو گیا۔ میں نے بے اختیار

ہو کر ایک دن اُسے اپنے خلوت خانے میں بلا کر بزم فحش آراستہ کی اور اس کے
قریب ہونا چاہتا تھا کہ اچانک حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہ النورانی
ظاہر ہوئے اور آپ نے میرے منہ پر طمانچہ لگایا اور میری نظر سے غائب ہو گئے۔
طمانچہ لگتے ہی میرے بدن میں رعشہ پیدا ہو گیا اور برائی والی تمام قوت سلب
کر لی اور جو کام میں کرنا چاہتا تھا اس سے سخت نادم ہو کر اپنے ارادہ گناہ سے توبہ کر لی۔

ایک مرید کی غیب سے مدد فرمانا

حضرت مولینا مرتضیٰ نامی ایک شخص نے بیان کیا کہ میں ایک بار لشکر میں گیا
اور میں نے معاش کے لیے کوشش شروع کی۔ اس زمانے میں یہ کام بہت مشکل سے
ہوتا تھا اور بہت سے خدمت گزار بہت عرصہ تک لشکر میں رہتے تھے اور ان کا کام
کسی طرح بھی نہ بنتا تھا۔ میں اس کام میں بہت مایوس ہوا۔ مایوسی کی حالت میں ایک
رات میں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف توجہ کی اور باطن میں آپ سے مدد
چاہی۔ پھر اُسی رات میں نے خواب میں دیکھا کہ آپ تشریف فرما ہیں اور میرے ہاتھ
میں ایک کاغذ ہے۔ آپ نے وہ کاغذ میرے ہاتھ سے لیا اور اس پر اپنے قلم
سے کچھ لکھ دیا اور مجھے دے دیا۔ صبح کو میں نے اہل دفتر کی طرف اپنے کام کے
لیے رجوع کیا تو اسی روز میری درخواست منظور ہو گئی۔ سب خدام حیران و
پریشان تھے کہ اس کا کام اتنی جلدی کس طرح ہو گیا۔ جب کہ ہم کئی سالوں سے
لشکر میں کام کر رہے ہیں اور اس کام کے اُمیدوار بھی ہیں۔ ہمیں تو کامیابی
نہ ہو سکی۔ یہ واقعہ سُن کر سب کے سب آپ کے معتقد ہو گئے۔

جنّ کا آپ کی آواز سن کر فرار ہو جانا

حضرت نور محمد تہاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہ النورانی کے مرید اور خلیفہ خاص ہیں جنھیں آٹھ دفعہ حضور پر نور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل ہوا، نے بیان کیا کہ ایک مکان میں ایک جن رہا کرتا تھا جو میرے بھائی کا دشمن تھا بہت تکلیف دیتا تھا حتیٰ کہ اسی خبیث کی تکالیف میں وفات ہوئی۔ میری رہائش بھی اسی گھر میں تھی۔ میرے بھائی کے انتقال کے بعد میرے رہائشی مکان پر ہیبت ناک اشکال نظر آنے لگیں اور میرا دماغ ہمیشہ پھولوں کی خوشبو سے معطر رہتا تھا۔ بالآخر میرے ساتھ بھی بھائی جیسی حالت کا سامنا ہونے لگا۔ جب میرے اعزہ واقرباء نے یہ بات سنی تو وہ میری زندگی سے مایوس ہو گئے۔ ایک رات میں اپنی بیوی کے ساتھ تھا اور ابھی نیند کا غلبہ نہیں ہوا تھا کہ وہ جنّ یکایک ہم دونوں کی نظر پڑھا اور ہم پر آکر بیٹھ گیا اور اس قدر اس نے زور لگایا کہ ہمارے ہاتھ بھی جنبش نہ کر سکتے تھے اور نہ ہی ہم پاؤں سے لحاف تک اٹھا سکتے تھے۔ جب حالت اس طرح اضطراب و اضطرار کی ہوئی تو حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہ النورانی ظاہر ہوئے اور آواز دی کہ:

"اے نور محمد کچھ خوف نہ کر دیکھ یہ جنّ ابھی بھاگ جائے گا۔"

جنّ نے میرے آقا حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی کی آواز سنتے ہی ہمیں چھوڑ دیا اور جب میں اٹھا تو اسے نظر سے غائب پایا۔ اس کے بعد ہمارے

گھروں میں سے کسی کو بھی جنّ کا خوف لاحق نہیں ہوُا اور تمام جنات وہاں سے کوچ کر گئے اور اپنا سامان اُٹھا کر لے جارہے تھے اور ساتھ یہ بھی کہہ رہے تھے کہ حضرت مجدد قدس سرہٗ نے ہمیں یہاں سے نکال دیا ہے اور اب ہم سوڑھی وال جا رہے ہیں اور پھر کبھی بھی ادھر کا رُخ نہیں کریں گے۔

ارادوں کا علم ہونا

ایک درویش آدمی جس کا نام میر شرف الدین حسین تھا، بیان کرتا ہے کہ ایک دن میرے دل میں خیال گزرا کہ چند نفیس قسم کے کپڑے جو میرے گھر میں موجود تھے اور کچھ مصالحہ جات جو کھانوں وغیرہ میں ڈالے جاتے ہیں آپ کی خدمت میں بھیجوں۔ میں نے ان چیزوں کو نکال کر اکٹھا کیا اور اپنے رضاعی بھائی اللہ یار نامی کے ساتھ روانہ کیا۔ اتفاق سے ایک عورت جو میری عزیزہ تھی اور میرے گھر میں مہمان تھی۔ کہنے لگی کہ اس قسم کے کپڑے درویش لوگ کیا کریں گے وہ خود تو انہیں پہنیں گے نہیں۔ میں نے کہا بالفرض اگر آپ نہ پہنیں گے تو آپ کے اہل خانہ تو پہنیں گے۔ جب اللہ یار نامی شخص نے وہ کپڑے اور مصالحے آپ کی خدمتِ عالیہ میں پیش کیے تو آپ نے ایک نظر دیکھتے ہی فرمایا کہ یہ مصالحہ جات لے جائیں اور کپڑوں کے بارے میں فرمایا کہ میر شرف الدین حسین سے کہو کہ یہ کپڑے واقعی نفاست میں یکتا ہیں مگر درویشوں کے کس کام اور بعض عورتوں جو تمہارے گھروں میں ہیں انہیں دے دو کیونکہ وہ عورتیں اس قابل ہیں کہ پہن سکیں۔ اس طرح کپڑے وغیرہ آپ نے واپس کر دیئے۔ یہ منظر دیکھ کر وہ عورت تائب ہو گئی۔

حضرت مجدد کی خدمت میں بچے کا نذرانہ

میر شرف الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو ایک نیک اور متقی شخص تھے بیان کرتے ہیں کہ میرا بیٹا جس کا نام شمس الدین احمد تھا۔ ابھی اس کی عمر دو سال کے قریب تھی کہ دہلی کے ارد گرد کا علاقہ بڑی سخت بیماری میں مبتلا ہو گیا۔ شمس الدین احمد بھی اسی بیماری میں سخت بیمار ہو گیا دو تین دن اس نے دودھ پینا چھوڑ دیا یہاں کہ ہوش قائم نہ رہ سکے۔ جان کنی کے آثار ظاہر ہونے لگے اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جیسے پاؤں سے جان نکل کر کمر تک آ گئی اور سینے تک پہنچ گئی۔ جو لوگ وہاں بیٹھے تھے رونے لگے۔ لیکن میں بارگاہِ خداوندی میں متوجّہ ہُوا اور نذر مانی کہ یہ بچہ جب پانچ سال کا ہو گا تو اس کی دایہ کے ساتھ اُسے حضرت مجدد الف ثانی قطبِ ربانی قدس سرہٗ النورانی کی خدمت میں بھیج دوں گا تاکہ بڑا ہو کر آپ کی غلامی میں عمر بسر کرے اور اپنی تمام عمر طاعت الٰہی میں گزارے اس نذر ماننے کے بعد فوراً ایسا محسوس ہُوا کہ اس کے بدن میں پھر جان آ گئی۔ وہ حرکت کرنے لگا۔ آنکھیں کھول کر دودھ طلب کیا اور صحتیاب ہو گا ایسا جیساکہ بیمار تھا ہی نہیں۔

شمس الدین احمد پکا دیندار درویش تھا گھر والوں نے کوشش کی کہ بچہ درویش نہ بنے بلکہ دنیادار بنے جن لوگوں نے ایسا خیال کیا انھیں سخت مالی وجانی نقصان پہنچا۔ بالآخر بچہ تمام عمر حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ کا غلام رہا۔

پوشیدہ حال کا ظاہر فرمانا

حضرت مولانا محمد حنیف کابلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو نہایت نیک اور پارسا اور اہل علم آدمی تھے اور حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خلیفہ ہیں اور کابل کے علاقہ میں رشد و ہدایت کا کافی کام کیا، نے بیان کیا کہ حضرت شیخ محمد صدیق نامی شخص جو کولاب کے رہنے والے تھے اور اب کابل میں سکونت اختیار کی۔ انھوں نے بیان کیا کہ میں تجرید تفریط کی وضع میں برہان پور کی طرف روانہ ہوا۔ راستے میں جب سرہند پہنچا تو میں نے حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہٗ النورانی کے اوصاف و مناقب جو پہلے سنے تھے اُن سے بھی زیادہ سُنے۔ لوگوں نے بتایا کہ اگر تمام دنیا میں گھوم کر دیکھو گے تو جو کچھ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ النورانی سے حاصل ہو سکتا ہے اس کا ذرہ برابر حصہ بھی کہیں سے نہیں مل سکتا۔ یہ بات سُن کر میں بہت خوش ہوا اور بلا توقف آپ کے آستانۂ عالیہ کی طرف متوجہ ہوا۔ جب میں آپ کے آستانۂ عالیہ میں پہنچا تو دیکھا کہ آپ ظہر کی نماز ادا فرما کر اصحاب کے ساتھ مراقبے میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں بھی ایک گوشے میں بیٹھ گیا۔ فارغ ہوئے تو میں نے آپ کی خدمت میں سلام عرض کیا اور آپ کے قدموں میں گر پڑا۔ آپ نے میرا باطنی حال کے متعلق دریافت فرمایا اور فرمایا:

"اے درویش! جو کچھ تمہارے دل میں ہے مجھ سے بیان کرو اور انکار کا راستہ مت اختیار کرو۔"

میں نے اپنا حال بیان کرنے سے انکار کیا اور عرض کیا حضور والا، میرے تو کوئی احوال نہیں۔ پھر حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی نے میرے حالات ابتداء سے آخر تک بیان فرما دیئے۔ آپ کا فرمان سُن کر میں بہت پریشان ہُوا۔ پھر آپ نے خلوت نشینی اختیار کرتے ہوئے مجھ سے فرمایا کہ کل نمازِ اشراق کے بعد آنا۔ دوسرے دن وقتِ مقررہ پر حاضر ہُوا۔ اتفاق یہ ہوا کہ آپ نمازِ اشراق ادا کر کے خلوت میں تشریف لے گئے تھے۔ تھوڑی دیر کھڑا رہا۔ پھر میں نے دیکھا کہ ایک صوفی منش آدمی مسجد میں بیٹھا ہُوا ہے۔ اُس سے میں نے کہا کہ حضرت مجدد قدس سرہٗ جب تشریف لائیں تو اُن سے کہہ دینا کہ ایک درویش آپ سے ملنے کے لیے آیا ہے۔ چونکہ آپ باہر تشریف نہ رکھتے تھے، اس لیے اس نے دُعا کی درخواست کی اور برہان پور کی طرف روانہ ہو گیا۔ اس صوفی نے کہا کہ آپ نے مجھے آپ کے لیے یہاں بٹھا رکھا ہے اور یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ اگر محمد صدیق نامی درویش آئے تو مجھے خبر کر دینا۔ حالانکہ میں نے اپنا نام حضرت مجدد قدس سرہٗ کو نہیں بتایا تھا۔ وہ صوفی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میری درخواستِ دُعا پہنچائی۔ آپ نے مجھے اندر بلوا لیا اور خود اُٹھے وضو کیا اور نمازِ تحیۃ الوضوء ادا کرنے۔ پھر مراقبہ میں چلے گئے۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا۔ یہاں آؤ۔ میں آگے بڑھ کر آپ کے پاس بیٹھ گیا۔ آپ نے پھر مراقبہ کیا۔ اس کے بعد ذکرِ قلبی فرمایا اور متوجہ ہوئے۔ میرے حالات میں انقلاب آنے لگا۔ ایک ہی ساعت میں اس قدر عنایات فرمائیں کہ برسوں کی ریاضت ذرّہ برابر تھی۔ اور ہر حال جو آپ پر وارد ہوتا آپ اس کی حکمتِ عملی کا ظہور فرما دیتے۔

دیوار کا گر جانا

ایک درویش کا بیان ہے کہ اجمیر شریف کی مسجد کی جنوبی دیوار بنیاد سے کمزور پڑ گئی تھی اور ستون بھی ٹیڑھا ہو گیا اور ایسے محسوس ہوتا تھا جیسے کہ آج کل وہ گرنے والی ہے اور جو شخص بھی دیوار کے پاس سے گزرتا تھا چھلانگ لگا کر تیز رفتاری میں گزر جاتا۔ یہاں تک کہ آپ کے اصحاب کو بھی اس کے گر جانے کا ہر وقت خدشہ رہتا ایک دن آپ (حضرت مجدد الف ثانی قطبِ ربانی قدس سرہٗ النورانی) نے خوش طبعی کے طور پر فرمایا کہ:

"جب تک ہم فقیر لوگ یہاں ہیں یہ دیوار نہیں گرے گی۔"

چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جب تک حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ النورانی وہاں رہے تو دیوار قائم رہی اور جس روز آپ وہاں سے تشریف لے گئے تو دیوار فوراً گر گئی حالانکہ اس وقت بارش کا بھی نام و نشان نہیں تھا۔

روئے زمین پر نگاہ کرنا

ایک دفعہ حضرت شیخ مسعود رحمۃ اللہ علیہ جو حضرت مجدد الف ثانی قطبِ ربانی شیخ سرہندی قدس سرہٗ النورانی کے بھائی ہیں۔ قندھار جانے کے لیے روانہ ہوئے تھے۔ ایک دن علی الصبح حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ النورانی نے اپنے محرمانِ اسرار سے فرمایا کہ شیخ مسعود کو میں نے قندھار جانے والے قافلے میں تلاش کیا مگر کچھ پتہ نہ چلا۔ قندھار میں بھی تلاش کیا۔ وہاں بھی دکھائی نہ دیا بلکہ سرہند

سے قندھار تک ہر منزل کو دیکھا لیکن شیخ مسعود نظر نہ آیا بلکہ تمام رُوئے زمین کو چھان بین کیا کہیں نہ پایا شاید اس جہان فانی سے کوچ کر گیا ہے۔ سامعین نے یہ ارشاد سُن کر تاریخ نوٹ کر لی۔ جب ایک عرصہ کے بعد وہ قافلہ واپس آیا اور شیخ مسعود کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُن لوگوں نے بتایا کہ فلاں روز فلاں تاریخ اور فلاں ماہ میں اُنھوں نے انتقال کیا تھا اور قندھار کے قرب وجوار میں دفن ہوئے۔ جب تصدیق کی گئی تو وہی دن، وہی مہینہ، وہی تاریخ تھی جیسا کہ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ النورانی نے فرمایا تھا۔

دل پر عورت کا نقش ہونا

ایک شخص جس کا نام خواجہ جمال الدین حسین رحمۃ اللہ علیہ جو حضرت خواجہ حسام الدین احمد رحمۃ اللہ علیہ جو حضرت خواجہ باقی باللہ کے خلفاء سے تھے اور خواجہ ابوالفضل کے بہنوئی تھے، کے صاحبزادے ہیں۔ خواجہ جمال الدین حسین اپنے والد خواجہ حسام الدین کے حکم سے بڑی عقیدت اور ارادت مندی سے دہلی سے سرہند آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی شیخ سرہندی کی خدمت میں حاضر ہُوا تو آپ نے ذکر کی تلقین فرمائی اور میرے حال پر توجہ فرمائی۔ تھوڑی دیر کے بعد فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں کہ تیرے دل پر کسی عورت کا نقش ایسا منقش ہے جیسے مٹّی کے اندر پتھر گڑ گیا ہو۔ سچ بتاؤ کیا معاملہ ہے اور جب تک وہ اثر زائل نہ ہوگا مستفید نہ ہو گے۔ میں نے عرض کیا کہ میرا دل اپنی پھوپھی کی ایک کنیز پر آ گیا ہے اور اس پر دل کھو بیٹھا ہوں۔ پھر آپ نے توجہ فرمائی کہ میرا دل اس سے دور ہو گیا۔

مریضہ کی جان بخشی کرنا

حضرت مجدد الف ثانی قطبِ ربانی شیخ سرہندی قدس سرہ النورانی کا ایک مرید جو ملتان میں رہائش پذیر تھا آپ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ حضور میری بیوی جو آپ کی مرید ہے کئی سالوں سے بیمار ہے اور اطبار بھی اس کے علاج سے عاجز آ چکے ہیں ۔ اب آپ کی توجّہ کی محتاج ہے ۔ آپ نے فرمایا کہ ہم اُس کی شفا کے لیے دُعا کرتے ہیں ۔ دعا مانگی گئی ۔ اس شخص نے بہت تضرع و زاری کی کہ حضرت اُسے اپنی ضمانت میں لے لیں ۔ آپ نے فرمایا کہ اس تکلیف کی کیا ضرورت ہے ۔ اس شخص نے پھر اسی طرح عرض کیا ۔ آپ نے ارشاد فرمایا :

" مطمئن رہو، ہم نے اُسے اپنی ضمانت میں لے لیا ہے ۔"

وہ شخص آپ سے رخصت ہو کر ملتان آ گیا دیکھا کہ بیوی بالکل تندرست ہے کسی قسم کی بھی بیماری اس کے سر نہیں ہے ۔ اس نے ملتان سے آ کر عریضہ لکھا کہ حضور میری بیوی اُسی دن تندرست ہو گئی تھی کہ جس دن آپ نے فرمایا تھا کہ ہم نے اُسے اپنی ضمانت میں لے لیا ہے ۔

بُغضِ اولیاء کا انجام

ایک دولت مند آدمی جو حضرت مجدد الف ثانی قطبِ ربانی قدس سرہ النورانی کا مرید تھا ۔ ایک دن سُنا کہ آپ بادشاہ کے وزیر کے پاس تشریف فرمائے

وہاں آپ کے ایک عقیدت مند بیٹھے ہوئے تھے۔ اُنہوں نے کہا کہ آپ کسی مسلمان کی حاجت روائی یا اُمورِ دین کی تبلیغ کے لیے تشریف لے گئے ہوں گے اور یہ کہ اولیاء پر اعتراض کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ اس دولت مند نے اُسی رات خواب میں دیکھا کہ رجال الغیب کی ایک جماعت آئی ہے اور اس امیر (دولت مند) کو مجرموں کی طرح کھینچ کر لے گئی ہے اور چھری نکال کر اس کی زبان قطع کرنا چاہتی ہے کہ تو نے آپ پر کیوں اعتراض کیا۔ اس دولت مند نے توبہ و استغفار کیا تو اُسے چھوڑ دیا گیا۔ اس کے بعد اس دولت مند نے آپ کی ذاتِ کریمہ پر کسی قسم کا بھی اعتراض نہیں کیا اور پہلے سے بھی زیادہ معتقد ہو گیا۔

بادشاہ سے جان بخشی کروانا

ایک امیر زادہ جس نے کوئی سنگین جرم کیا جس کی بنا پر بادشاہ وقت نے عالمِ طیش میں آکر اُسے لاہور طلب کیا اور حکم جاری کیا کہ اس کو فوراً ہاتھی کے پاؤں کے نیچے روند دیا جائے اس لیے کہ اس نے سنگین جرم کیا ہے۔ وہ امیر زادہ جب سرہند شریف پہنچا تو آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر نہایت عاجزی و انکساری کے ساتھ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ النورانی کے آستانے میں جُبّہ سائی کرنے لگا تاکہ اس کی جان بخشی ہو جائے۔ آپ نے کچھ دیر مراقبہ فرمایا اور پھر ارشاد فرمایا کہ:

"تم تھوڑی دیر انتظار کرو انشاء اللہ تم کو بادشاہ کی طرف سے کوئی ایذا نہیں پہنچے گی بلکہ عزت کی نگاہ سے سرفراز ہو جاؤ گے۔"

امیرزادہ سخت اضطرار کی وجہ سے عرض کرنے لگا کہ حضور آپ لکھ کر دے دیں تاکہ میری پریشانی دُور ہو جائے۔ آپ نے اس کی تسلی کے لیے لکھ دیا کہ :

"چونکہ فلاں شخص بادشاہ کے غضب کے خوف سے اللہ کے دَر کے فقیروں سے رجوع ہُوا ہے اس لیے اس فقیر نے اس کو اپنی ضمانت میں لے لیا ہے اس لیے اس کی جان بخشی کر دی گئی ہے"

چند دنوں کے بعد کسی نے خبر دی کہ بادشاہ اس امیرزادہ پر برہم ہُوا اور اس کی خطا کو معاف کر دیا۔ چنانچہ دو تین کے بعد حضرت مجدد الف ثانی قطبِ ربانی قدس سرہٗ النورانی کے ارشاد کے مطابق لگاتار خبریں آئیں کہ جب بادشاہ نے امیرزادہ کو دیکھا تو مسکرایا اور بطورِ نصیحت چند باتیں کہیں اور نہایت مہربانی سے خلعتِ خاصہ پہنا کر مقررہ خدمت پر روانہ کر دیا۔

غیب سے آگ کا نزول اور کوتوال کی تباہی

حضرت مجدد الف ثانی قطبِ ربانی شیخ سرہندی قدس سرہٗ النورانی کے ابتدائی زمانے میں آپ کے قریب ہی ایک بہت بڑی چوری ہوئی۔ کوتوال نے اپنے آدمیوں کو بھیجا کہ پڑوسیوں کو پکڑ کر لے آویں۔ اُن لوگوں نے آپ کو کہا کہ کوتوال بلا رہا ہے۔ آپ اُسی وقت مکان سے باہر آئے اور کوتوال کے آدمیوں ساتھ پیدل ہو لیے۔ کوتوال نے جونہی آپ کو دیکھا تو لرزنے لگا اور فوراً آپ کو رخصت کر دیا۔ اُسی دن کوتوال کی جنگ شہر والوں سے ہوئی اور غیب سے ایک

آگ کا شعلہ نمودار ہوا جو وہاں کے بارودی اسلحہ میں لگ اور آگ اس طرح بھڑکی کہ کوتوال بمعہ اہل وعیال جل کر خاک ہو گیا ایسا جلا کہ نام و نشان تک باقی نہ رہا۔

حضرت مجدّد کا مشکل کشائی فرمانا

حضرت مجدد الف ثانی قطب ربّانی شیخ سرہندی قدس سرہٗ النورانی کا ایک مرید جو خالصًا سیّد تھا اور آپ مریدِ خاص بھی تھا بیان کرتا ہے کہ آپ کے ایک حقیقی بھائی مالوہ میں تھے۔ آپ نے اُن کے بلانے کے لیے دو کلمے لکھے اور مجھے فرمایا کہ تم خود جاؤ اور انھیں لے آؤ۔ میں نے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے وہاں جانے کا عزم کیا۔ آپ نے فاتحۂ رخصت پڑھ کر فرمایا کہ راستے میں سورۂ قریش خوب طرح پڑھنا تاکہ خطرات سے محفوظ رہو اور کسی چیز کی حاجت نہ رہے۔ اور اگر کوئی مشکل درپیش آئے تو مجھے یاد کرنا۔ میں نے آپ کے قدموں پر ہاتھ رکھے اور روانہ ہو گیا۔ اتفاق سے ایک جماعت اس سفر میں میرے ساتھ ہو گئی۔ جب سرونج دو تین منزل رہ گیا تو وہاں ایک ہیبت ناک جنگل نظر آیا۔ وہاں گھانس وقدِ آدم تھی۔ میں وہاں قضائے حاجت کے لیے گیا اور ساتھی وہاں کھڑے رہے۔ فراغت اور طہارت کے بعد وضو کر کے میں نے دو رکعت تحیۃ الوضو پڑھی۔ اسی اثناء میں گھانس ہلنے لگی اور میں نے دیکھا کہ ایک دہاڑنے والا شیر آپہنچا اور میرے سامنے کھڑا ہو گیا۔ میں نے بے اختیار حضرت مجدد قدس سرہٗ النورانی کو یاد کیا اور کہا کہ:

”آپ نے فرمایا تھا کہ جب تمھیں کوئی مشکل درپیش آئے تو مجھے یاد کر لینا۔“

اَب مدد کا وقت ہے اور مجھے اس دھاڑنے والے اور پھاڑ کھانے والے شیر کے جنگل سے نجات دلوایئے۔ ابھی میری بات پوری بھی نہیں ہوئی تھی کہ حضرت مجدّد الف ثانی قطبِ ربانی قدس سرہٗ النورانی ظاہر ہوئے اور شیر کو اشارۃً فرمایا "اے شیر یہاں سے دُور ہو جا۔ شیر پلٹا اور بھاگ گیا۔ پھر میں نے جو نگاہ اُٹھائی تو میرے آقا و مولیٰ حضرتِ مجدد الف ثانی قدس سرہٗ النورانی میری نگاہ سے غائب ہو چکے تھے۔ میرے ساتھیوں نے بھی یہ منظر دیکھا اور مجھ سے دریافت کیا کہ وہ کون بزرگ تھے جنھوں نے ایسے وقت میں تمھاری مشکل کشائی فرمائی۔ میں ان تمام کو بتایا کہ وہ میرے آقا حضرت مجدّد الف ثانی قدس سرہٗ النورانی تھے۔ وہ سب کے سب دل و جان سے آپ کے عقیدت مند بن گئے۔

کرامت کی طلبی کا خیال پیدا ہونا

حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ النورانی کا ایک خاص معتقد مرید خالص سیّد اور نہایت متقی پرہیزگار اور آپ کا خادمِ خاص جس پر آپ کی عنایات اس قدر تھیں اور تھیں کہ زمین و آسمان کے طبقاتی عجائبات ان پر پوشیدہ نہیں تھے اور عجب قسم کی واردات کا ورود ہوا کرتا تھا، نے بیان کیا کہ ایک دن مجھے خیال آیا کہ ان دنوں میں تو میرے آقا حضور سے کسی کرامت کا ظہور نہیں ہوا۔ محض اس خیال کے وارد ہوتے ہی میرے احوال میں انقباض ہو گیا اور میں سمجھ گیا کہ اس انقباض کا سبب وہی بُرا خیال ہے۔ پس معافی مانگنے کے لیے اپنی دستار کو گردن میں ڈال کر خود کو حضور کے قدموں میں ڈال دیا اور آہ و زاری کرنے لگا۔ مگر اس خیال کو

ظاہر نہیں کیا اور اپنی زبان سے وہ بات نہیں بتائی ۔ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ النورانی نے ایک لمحے کے بعد میرا سر اُوپر کیا اور فرمایا کہ :

" سیّد صاحب نے کرامات طلب کی ہیں اور یہ ناز یبا خیال فلاں کی صُحبت سے پیدا ہوُا تھا۔"

حضرت مجدد الف ثانی قطب ربّانی شیخ سرہندی قدس سرہٗ النورانی نے اس شخص کا نام بھی بتایا جس کے قریب بیٹھنے سے ایسا خیال پیدا ہوا ۔

عظمت صحابہ کی تصدیق فرمانا

ایک سیّد کا بیان ہے کہ مجھے حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ تعالیٰ وجہہٗ سے جنگ کرنے والوں سے اور خصوصاً حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے بہت اعتراض تھا ۔ ایک رات حضرت مجدد الف ثانی قطب ربّانی شیخ سرہندی قدس سرہٗ النوّرانی کے مکتوبات شریف کا مطالعہ کر رہا تھا ۔ دورانِ مطالعہ یہ عبارت پڑھی :

" امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بُرا کہنے کو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بُرا کہنے کے برابر قرار دیا ہے ۔"

اس عبارت سے میں آزردہ ہو گیا اور میں نے مکتوبات شریف کو زمین پر ڈال دیا اور سو گیا ۔ خواب میں کیا دیکھا کہ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ النورانی بہت غصّے کی حالت میں تشریف لائے اور میرے دونوں کان اپنے ہاتھوں سے پکڑ کر فرمایا :

" اے بیوقوف بچے تو ہماری تحریر پر اعتراض کرتا ہے اور ہمارے کلام کو

زمین پر پھینکتا ہے ۔ اگر تجھے ہماری بات پر یقین نہیں ہے تو چلئے
تجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لے چلتے ہیں ۔"

حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی شیخ سرہندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مجھے ایک باغ میں لے گئے ۔ میں نے دیکھا کہ ایک بزرگ وہاں ایک عمارت میں تشریف رکھتے ہیں ۔ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ النورانی نے اس بزرگ کے آگے تواضع کی تو اس بزرگ نے بہت خوشی کا اظہار کیا ۔ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ النورانی نے میری بات اس بزرگ کو بتائی ۔ پھر مجھ سے فرمایا کہ یہ **حضرت علی** (رضی اللہ عنہ) ہیں ۔ سنو آپ کیا فرماتے ہیں ۔ میں نے سلام عرض کیا ۔ حضرت علی شیر خدا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے فرمایا :

"خبردار ، ہزار بار خبردار ، کبھی بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے
صحابہ سے اپنے دل میں بغض نہ رکھنا اور ان کی عیب جوئی نہ کرنا
کیونکہ ہم جانتے ہیں اور ہمارے بھائی (صحابہ کرام) ہی جانتے ہیں
کہ ہم لوگ کس بات کو حق سمجھ کر اعتراض کر رہے ہیں ۔"

پھر حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ النورانی کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ ان کی بات کو ہر قیمت پر تسلیم کرنا ۔

حضرت مجدد کا اپنے مرید کی امداد فرمانا

ایک بزرگ جو خاندانِ سادات سے تعلق رکھتا تھا اور حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی شیخ سرہندی قدس سرہٗ النورانی کی صحبت میں اکثر وقت

گزارتا تھا ایک دفعہ آپ کا ایک قول بیان کر کے فرمایا کہ "بتوں اور بتوں کی پرستش کرنے والوں کو جس قدر ایک مسلمان کے ہاتھوں اہانت ہو سکے کوتاہی نہ کی جائے کہ اُسے اللہ کی راہ کے غازیوں کا ثواب ملے گا"۔ سید صاحب ایک واقعہ کے بیان میں فرماتے ہیں کہ میں دو تین درویشوں کے ساتھ ملکِ دکن کے اطراف کے ایک صحرا میں گیا ہُوا تھا کہ وہاں ایک بُت خانہ نظر آیا اور اس کے اطراف میں کوئی شخص موجود نہ تھا۔ دل میں خیال گزرا کہ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ النورانی کی نصیحت کے مطابق اس بت خانے کو ڈھا دینا چاہیئے۔ چنانچہ ہم لوگ وہاں پہنچے اور بت کو توڑ دیا اور اس بت خانے کو ڈھا دینے کا بھی ارادہ کیا۔ ہم بعض مورتیوں کو توڑ چکے تھے کہ قریب ہی ایک ہزار بت پرست لاٹھیاں، پتھر اور تیر و تفنگ لیے پہنچ گئے۔ میں اور میرے دوسرے ساتھی انہیں دیکھ دہشت زدہ ہو گئے اور بھاگنے کی کوئی صورت نہ تھی یہی نظر آتا تھا کہ سب مارے جائیں گے۔ اتنے میں حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہٗ النورانی کی یاد آئی۔ میں نے حضرت مجدد قدس سرہ النورانی کو حاضر تصور کر کے تضرع اور نیاز مندی سے عرض کیا کہ اے میرے آقا اور برگزیدہ ہم نے آپ کی نصیحت پر بھروسا کر کے یہ کام کیا ہے۔ ہم کو ان کفارِ اشرار سے نجات دلایئے۔ اس تضرع و زاری کی حالت میں حضرت مجدد الف ثانی قطبِ ربانی شیخ سرہندی قدس سرہٗ النورانی کی آواز میرے کان میں آئی کہ انتظار کیجئے ہم تمھاری مدد کے لیے اہل اسلام کا ایک لشکر بھیج رہے ہیں۔ میں نے ساتھیوں کو اس بات سے خبردار کر دیا۔ کفار تیر انداز بالکل قریب پہنچ چکے تھے کہ یکایک ایک بلندی سے

چنانچہ سوار ظاہر ہوئے اور تیزی سے گھوڑوں کو دوڑاتے پہنچ گئے اور کافروں کی جماعت پر حملہ کر دیا اور ہم لوگوں کو ساتھ لیا۔ جب کفار نظروں سے غائب ہو گئے تو اُن سواروں نے ہمیں رخصت کر دیا۔

ثمرات و برکات کا حصول

ایک سید صاحب جو تجارت کا کام کرتے تھے لیکن حقیقت میں اہلِ دل تھے اور حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی سے خاص عقیدت رکھتے تھے بیان کرتے ہیں کہ میں نے بہت سے مشائخ کی حاضری دی ہے اور ہر ایک سے ذکر و مراقبہ سیکھا ہے لیکن ایک دن میں سرہند شریف پہنچا اور عشاء کے وقت حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہ النورانی کے دربار عالیہ پر حاضر ہوا اور موردِ الطاف ہو کر آپ سے ذکر حاصل کرنے کا اظہار کیا تو آپ نے فرمایا کہ تم کو ذکر کا طریقہ بتایا جائے گا۔ میں نے بہت تنگ دلی سے حضرت کی خدمت میں عرض کیا کہ میں نے بہت سے مشائخ سے اذکار حاصل کیے ہیں لیکن ان کے ثمرات اور برکات کی اُمید آپ کی بارگاہ سے ہے۔ آپ مراقبہ میں چلے گئے اور اپنی خاص توجہ سے مجھے نوازا۔ پھر تو استغراق اور وارفتگی نے مجھ پر بہت زیادہ غلبہ کیا۔ یہاں تک کہ صبح کے وقت تک مجھے اپنا ہوش نہ رہا۔ آخر جب دوسری صبح مجھے ہوش آیا تو میں نے آپ سے ترک و تجرید کے لیے عرض کیا۔ آپ نے فرمایا:

"تجارت تو لقمہ حلال اور نفقہ عیال کا وسیلہ ہے اسے نہ چھوڑو

اور جو کچھ کہ تمھیں پہنچا ہے اُسے مضبوطی سے پکڑو۔"

پھر آپ نے یہ آیہ شریفہ تلاوت فرمائی:

رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ

"اللہ کے نیک بندوں کو تجارت اور خرید و فروخت اللہ کی یاد سے غافل نہیں کرتی۔"

منقّہ کے دانوں کا مناجات کرنا

ایک دفعہ حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی شیخ سرہندی قدس سرہٗ النورانی بیمار ہو گئے۔ بیماری کے عالم میں آپ نے منقّہ کے دس دانے طلب فرمائے کہ تناول فرمائیں۔ خادم نے منقہ کے دانے آپ کی خدمتِ عالیہ میں پیش کر دیئے۔ آپ نے متوجہ ہو کر مراقبہ فرمایا کہ ان دانوں کا کھانا سود مند رہے گا یا نہیں۔ کچھ دیر کے بعد مراقبے سے سر اٹھایا اور ارشاد فرمایا کہ عجیب بات ظہور میں آئی کہ منقہ کے دانے بارگاہِ الٰہی میں مناجات کر رہے ہیں کہ:

"اے اللہ، چونکہ تیرے دوست نے اپنے استعمال کے لیے ہمیں طلب کیا ہے اس لیے تو ہمارے اندر نفع اور صحت کا اثر پیدا فرما دے کہ جو شخص ایک دانہ بھی ہم میں سے کھا لے اس کی ہر قسم کی بیماری دُور ہو جائے۔"

اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان دانوں کی مناجات کو قبول فرمایا اور چند دانے آپ نے تناول فرمائے جس سے آپ بالکل تندرست ہو گئے۔ اور باقی دانوں میں سے جس نے بھی کوئی دانہ کھایا تو اس نے صحت یابی حاصل کی۔

طعنہ زن کا قتل ہونا

ایک درویش صاحبِ حال نے بیان کیا کہ جب حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی شیخ سرہندی قدس سرہٗ النورانی کا ڈنکا تمام عالم میں بجنے لگا تو میں آپ کے دیدار فائض الانوار کے لیے سرہند شریف آیا اور رات کا چوتھائی حصہ ختم ہوا ہو گا کہ میں شہر میں داخل ہوا اور ایک مسجد میں چلا گیا۔ مسجد کا ایک ہمسایہ مجھے اپنے گھر لے گیا اور میری اچھی طرح سے خاطر تواضع کی۔ اسی رات میں نے اس سے حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی کا تذکرہ شروع کیا۔ وہ آپ کی ذات کریمہ پر طعن و تشنیع کرنے لگا۔ میں یہ سن کر بہت رنجیدہ ہوا اور باطن میں آپ کی طرف متوجہ ہوا۔ اچانک دیکھا کہ آپ تشریف لے آئے ہیں اور آپ کے ہاتھ میں ننگی تلوار ہے اور آپ نے اس طعنہ گو کے ٹکڑے کر دیئے۔ اور باہر تشریف لے گئے۔ میں نے جب یہ حال دیکھا تو مجھ پر دہشت طاری ہو گئی اور میں عالمِ اضطراب میں آپ کے پیچھے دوڑا لیکن آپ کو نہ پایا۔ صبح کو جب میں آپ کی خدمتِ عالیہ میں حاضر ہوا تو مجھے خوف سا محسوس ہو رہا تھا۔ آپ نے مجھے قریب کر کے مسکراتے ہوئے کان میں فرمایا" جو کچھ رات میں واقعہ گزرا دن میں اس کا کہیں ذکر نہ کرنا" اس کے بعد اس محلہ میں جب میں گیا تو دیکھا کہ ہر طرف شور برپا ہے کہ کوئی شخص اسے قتل کر کے چلا گیا ہے جس کا کسی کو بھی علم نہیں ہے۔

فاتحہ پڑھنا

حضرت مجدد الف ثانی قطبِ ربانی قدس سرہٗ النورانی کے ایک عقیدتمند کا بیان ہے

کہ میرا ایک عزیز تھا جس سے میں بہت پیار کرتا تھا۔ وہ ایک سخت مرض میں مبتلا ہو گیا۔ طبیبوں سے دوائیں کرائیں مگر آرام نہ آیا۔ میں ایک دن حضرت مجدّد الف ثانی قطب ربانی شیخ سرہندی قدس سرہٗ النورانی کی خدمت میں حاضر ہُوا اور توجّہ کے لیے درخواست کی۔ آپ نے دعا کرنے کے تھوڑی دیر بعد مجھے یاد فرمایا۔ میں خدمتِ عالیہ میں حاضر ہُوا تو آپ نے فرمایا کہ ہم نے اس کی مغفرت کے لیے فاتحہ پڑھ دی ہے" میں سخت متعجب ہُوا اور اس عزیز کے گھر کی طرف جو شہر سرہند سے کئی میل پر تھا روانہ ہُوا تاکہ اس کی خیریت معلوم کروں جب میں وہاں پہنچا تو لوگ اسے دفن بھی کر چکے تھے۔

نذر کی نامقبولیّت اور بچے کی رحلت

حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی شیخ سرہندی قدس سرہٗ النورانی کے عقیدت مندوں میں سے ایک عقیدت مند جو عالم بھی تھا بیان کرتا ہے کہ ایک شخص آپ کی بارگاہِ عالیہ میں حاضر ہُوا اور عرض کیا کہ حضور میرا بیٹا بیمار ہے اور ساتھ ہی کچھ نذر بھی پیش کی اور بیٹے کے لیے تندرستی کی دُعا کا طالب بھی ہُوا۔ آپ نے اس کی نذر کو قبول نہیں فرمایا۔ اُنہوں نے بہت زیادہ التجا کی لیکن وہ قبول نہ ہوئی حالانکہ آپ نذر قبول فرما لیا کرتے تھے۔ اہل صحبت کو یقین ہو گیا کہ نذر کا نامقبول ہونا اس بات کی نشانی ہے کہ لڑکا رحلت کر جائے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہُوا اور اسی دن شام کے وقت وہ بچہ عالمِ فانی سے کوچ کر گیا۔

رُوحِ مجدد کی طرف متوجہ ہو کر صحت یابی حاصل کرنا

ایک باکمال درویش جو حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہ النورانی کا خاص عقیدت مند تھا بیان کرتا ہے کہ ایک مرتبہ میں سخت پانی کی بیماری میں سخت مبتلا ہو گیا یہاں تک طاقت اور حرکت بھی نہ تھی اور صحت کی اُمید باقی نہ تھی۔ اسی اثناء میں حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی کی رُوح پُرفتوح کی طرف متوجہ ہوا اور اس توجہ میں مجھے استغراق ہوا کہ خود سے غائب ہو گیا۔ حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی شیخ سرہندی قدس سرہ النّورانی خود تشریف لائے اور میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا:

"اُٹھ جاؤ صحت یابی آپ کے قدم چومے گی۔"

بس اتنا کہنے کی دیر تھی کہ میرا استغراق دُور ہو گیا اور میں بالکل صحتیاب ہو گیا۔ اور بیماری کے تمام اثرات ختم ہو گئے

وبا سے نجات دلانا

حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی شیخ سرہندی قدس سرہ النورانی کے ایک مرید نے ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے بیان کیا کہ ایک مرید آپ کی خدمتِ عالیہ میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا حضور ہمارے محلے میں اور ہمارے گھر کے ہر چہار طرف شدت کی وبا پھیلی ہوئی ہے آپ سے درخواست ہے کہ آپ توجہ فرما کر اس وبا سے ہمیں نجات دلائیں۔ آپ نے سرِ اقدس جھکا کر مراقبہ کیا اور

تھوڑی دیر کے بعد فرمایا کہ ؛

"یقین رکھو تم سب گھر والے وبا سے محفوظ رہو گے صرف ایک نوکرانی ہلاک ہو جائے گی۔"

چنانچہ ایسے ہی ہُوا کہ صرف ایک ملازمہ اس وبا سے ہلاک ہوئی اور باقی سب اہل خانہ محفوظ رہے۔

حج کی نامنظوری

ایک صوفی باصفا کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ مجھے حج کرنے کا ارادہ غالب ہوا۔ میں نے حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی شیخ سرہندی قدس سرہ النورانی کی خدمت میں عرض کیا اور رخصت کے لیے اجازت چاہی۔ آپ تھوڑی دیر خاموش رہے اور پھر مراقبہ کیا۔ پھر اس کے بعد فرمایا کہ ؛

"میں نے تم کو حج کے میدان میں نہیں دیکھا۔"

بیان کرنے والے نے کہا کہ اس ارشاد کو آج تیس سال گزر چکے ہیں جب کبھی میں نے حج کا ارادہ کیا تو کامیاب نہ ہو سکا۔ کوئی نہ کوئی رکاوٹ پیدا ہو گئی۔

قافلہ سے بھٹکے ہوئے آدمی کی امداد فرمانا

شیخ محمد جو نہایت نیک اور متقی شخص تھے وہ بیان کرتے ہیں کہ اصفہان کے سفر سے واپسی میں گھوڑے پر سے خرجیں کہیں گر گئیں۔ میں اس کی تلاش کے لیے سواری سے اُتر پڑا اور اس جستجو اور بھاگ دوڑ میں بہت وقت گزر گیا اور قافلہ

میری نظر سے غائب ہو گیا اور میں قافلے سے جدا ہو گیا۔ وہاں سوائے جنگل اور پہاڑ کے کوئی چیز نظر نہ آتی تھی۔ حیران و پریشان روتا ہوا اِدھر اُدھر بھاگ رہا تھا۔ کہیں بھی قافلے کے آثار نہ پائے اور میں اپنی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھا۔ آخر میں نے ایک چشمے کے کنارے بیٹھ کر وضو کیا اور بہت گریہ وزاری سے حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہٗ النورانی کی طرف متوجہ ہُوا اور آپ سے امداد طلب فرمائی۔ اچانک دیکھا کہ آپ ایک عراقی گھوڑے پر سوار ہوئے ظہور کیا اور میرے پاس کھڑے ہو کر فرمایا کہ:

"اپنا ہاتھ مجھے پکڑاؤ۔"

پس حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی شیخ سرہندی قدس سرہٗ النورانی نے میرا ہاتھ پکڑا اور اپنے پیچھے مجھے گھوڑے پر بٹھا لیا اور گھوڑے کو تیز رفتار دوڑایا اور کچھ دیر تک میں قافلے میں پہنچ گیا۔ جب قافلہ نظر آیا تو آپ نے مجھے گھوڑے سے اُتار دیا اور فرمایا کہ جاؤ۔ میں قافلے میں چلا گیا۔ پھر جب میں نے پیچھے کی طرف دیکھا تو آپ کو اپنی نظروں سے غائب پایا۔

قاضی زادے کی صحتیابی کے لیے دعا کرنا

ایک قاضی کا لڑکا جو حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ النورانی کا مرید تھا اور سرہند شریف میں ہی رہائش پذیر تھا سخت بیماری میں مبتلا ہو گیا اور حکیموں نے علاج کرنے سے انکار کر دیا۔ نہایت مایوسی کی حالت کی آپ کی خدمت عالیہ میں صحت یابی کے لیے دعا کی درخواست کی اور ایک پروانہ بھیجا۔ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ النورانی نے جواباً تحریر فرمایا:

"ہم نے تمھیں اپنی ضمانت میں لے لیا ہے۔ انشاء اللہ اس بیماری سے صحت یاب ہو جاؤ گے۔"

چنانچہ آپ کی توجہ اور دعا سے قاضی زادہ صحت یاب ہو گیا اور جب تک زندہ رہا آپ کے گن گاتا رہا۔

سکونِ قلبی کا حصول

ایک صوفی منش آدمی بیان کرتا ہے کہ میں شروع شروع میں معرفت کے حصول کے لیے پھرتا رہا اور اپنی ناکامی کی وجہ سے اپنی ذات پر ہی ناراضگی کا اظہار کرتا رہا اس مقصد کے حصول نے میرے دل کو بے آرام کر دیا تھا۔ میں دیوانہ وار گھومتا پھرتا اور اپنی ناکامی پر ماتم کرتا رہا اور کسی طرح بھی اس اضطراب سے سکون حاصل نہ ہوا۔ اگر جنگل میں جاتا تو میرا جنون اور بڑھ جاتا اور اگر خلوت میں ہوتا تو پھر بھی کسی طرح آرام نہ ہوتا تھا۔ آخر میں حضرت مجدّد الف ثانیؒ قطب ربانی شیخ سرہندی قدس سرہٗ النورانی کی خانقاہ کی طرف روانہ ہوا۔ اتفاق کی بات کہ آپ اپنے دروازے کے اندر کھڑے ہوئے اور آپ کے اصحاب ایک حلقے میں دست بستہ اور ادب سے سر جھکائے ہوئے اس طرح کھڑے تھے کہ گویا ان کے بدن میں جان ہی نہیں تھی میں ابھی تک آپ کے دروازے پر نہیں پہنچا تھا کہ آپ نے میرے پہنچنے پر متوجہ ہو کر اپنا سرِ مبارک دروازے سے نکال کر مجھے اشارہ فرمایا کہ:

"اے شخص جلدی سے میرے پاس پہنچ جا۔"

میں تیزی سے آگے بڑھا اور آپ کے قریب ہو گیا۔ آپ نے کمال بندہ نوازی

نے اپنا ہاتھ میری گردن میں ڈالا اور میرا سر اپنی بغل میں لے کر فرمایا کہ:

”جو تمھیں نعمت حاصل ہوئی ہے تیرے ہم عصروں میں سے کوئی بھی نہیں حاصل کر سکا۔“

حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہ النورانی کا یہ ارشاد گویا آبِ زلال تھا جس نے میری پیاس کی آگ بجھادی اور بے قراری۔ بے آرامی تمام کی تمام سکون میں تبدیل گئی۔

قلعہ کانگڑہ کی فتحیابی کا حصول

جہانگیر عالمگیر شہنشاہِ وقت نے نواب مرتضیٰ خان کے انتقال کے بعد ایک شخص قابل اعتماد بکرما جیت نامی کو قلعہ کانگڑہ کی مہم پر بھیجا۔ بکرما جیت جب سرہند شریف پہنچا تو آپ کی خدمت عالیہ میں نہایت عاجزی کے ساتھ حاضر ہوا اور اپنے باطنی طور پر اسلام قبول کرنے کے حالات بھی بیان کیے۔ حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہٗ النورانی نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص باطن میں اسلام قبول کرتا ہے اور ظاہر میں کفر پر ہے تو وہ صریحًا **کافر** ہے۔ پھر اس نے عرض کیا کہ بادشاہ نے مجھے قلعہ کانگڑہ کی مہم کے لیے متعین کیا ہے جو بہت سخت مہم ہے کہ نواب مرتضیٰ خان جیسے شخص اس مہم پر کامیاب نہ ہو سکے۔ میں حیران ہوں کہ دارالحرب کے کفار پر کس طرح حملہ کروں۔ مگر آپ دستگیری فرمائیں اور بشارت سے نوازیں کہ قلعہ کانگڑہ میرے ہاتھ سے فتح ہو جائے۔ حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہٗ النورانی نے فرمایا کہ دارالحرب کے کفار سے جنگ کرنا تمام مسلمانوں

پر واجب ہے اور جب تم اس واجب کو ہماری گردنوں پر سے ساقط کرا رہے ہو تو ہم تمھارے لیے دعا کیوں نہ کریں گے۔ جب بکرماجیت نے آپ کو اس معاملے میں مہربان پایا تو وہ اور زیادہ عاجزی کرنے لگا اور عرض پرداز ہوا کہ جب تک آپ فتح یابی کی بشارت نہ سنائیں گے میں یہاں سے نہ اٹھوں گا۔ آپ نے پھر پہلے والے کلمات دہرائے تو پھر وہ اور زیادہ گزارشات پیش کرنے لگا۔ جب حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی شیخ سرہندی نے دیکھا کہ اسے کسی طرح بھی تسلی نہیں ہوتی تو آپ نے مراقبہ فرمایا اور توجہ فرمائی۔ پھر مراقبہ سے سر مبارک اُوپر اُٹھا کر فرمایا کہ:

"انشاء اللہ کامیابی تمھارے قدم چومے گی۔"

بالآخر بکرماجیت اُٹھ کھڑا ہوا اور آداب و تعظیم بجالاتا ہوا رخصت ہو گیا۔ وہ قلعہ جو آج تک کسی نے فتح نہ کیا تھا حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی کی تھوڑی سی توجہ سے قلعہ فتح ہو گیا۔

بخار سے نجات کا حصول

ایک حافظ قرآن کا بیان ہے کہ ایک بار تراویح میں حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہ النورانی کی موجودگی میں قرآن مجید پڑھ رہا تھا۔ اتفاقاً جب چھ پارے ختم ہوئے تو مجھے سخت بخار آگیا اور بخار نے مجھے اس قدر بے ہوش کر دیا کہ میری عصر کی نماز بھی قضا ہو گئی اور جب مجھے شام کو ہوش آیا۔ افطار کے بعد سخت نقاہت کے عالم میں آپ کی خدمت میں پہنچا۔ آپ نے فرمایا کہ تمھارا کیا حال ہے؟ میں نے عرض کیا کہ بخار آگیا ہے۔ آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا بخار کی سختی میں تم کیسے نماز

ہیں قرآن پڑھ سکو گے۔ میں عرض کیا حضور حال تو ایسا ہی ہے۔ آپ کی توجہ اور امداد شامل حال رہی تو میں ضرور پڑھوں گا۔ حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہٗ النورانی نے فرمایا:

"جلدی آؤ اور پڑھو اللہ بہتر کرے گا۔"

پھر جب میں تراویح میں قرآن مجید پڑھنے کے لیے آیا تو مجھے پسینہ آگیا اور میرا بخار پوری طرح اُتر گیا۔ ایسا کہ جیسے کبھی بخار آیا ہی نہ تھا۔

اعضا کا ٹکڑے ہو کر دوبارہ سلامت ہو جانا

حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہٗ النورانی کا ایک عقیدت مند جو خاندانِ سادات سے تعلق رکھتا تھا، نے بیان کیا کہ ایک دفعہ میں دکن میں شہر اُجین میں ایک لشکر کے ساتھ تھا۔ ایک دن مجھے انقباض ہوا تو میں تفریح کے لیے باہر آ کر بازار میں ایک دکان پر بیٹھ گیا۔ اتنے میں ایک کامل درویش نے میری طرف التفات فرمایا اور سلام کیا۔ میں نے سلام کا جواب دیا۔ وہ میرے قریب آ گئے اور بیٹھ کر کہنے لگے کہ میں پہاڑوں کے ایک گوشے میں رہتا ہوں اور خلوت میں اپنا وقت گزار رہا ہوں۔ میں اس گوشے سے باہر آنے والا نہیں تھا لیکن حضرت مجدد الف ثانی کا مرید ہوں۔ میں نے ان کا نام مبارک سُنا تو اُن کی خوشبو میرے مشامِ جان میں آنے لگی۔ میں اُس خوشبو کے پیچھے روانہ ہوا تو وہ خوشبو تم میں سے سونگھ رہا ہوں۔ میں نے کہا کہ آپ نے بالکل صحیح کہا میں بھی حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ النورانی کا مرید ہوں اور

اسی نسبت سے تم کو یہاں کھینچ لیا ہے۔ پھر ہم دونوں دیر تک ساتھ بیٹھے رہے اور ہر معاملے میں بات کرتے رہے۔ اِسی ضمن میں اُنھوں نے کہا کہ ایک مدت تک حضرت کی خدمت میں رہ چکا ہوں۔ ایک رات عشاء کے بعد آپ اپنی خلوتِ خاص میں تشریف لے گئے۔ لیکن آپ کا ایک عزیز وہاں حاضر تھا۔ اس نے مجھ سے کہا کہ ماحضر تیار ہے۔ اگر آپ موافقت کریں تو ہم ساتھ ساتھ کھالیں۔ میں نے قبول کر لیا۔ اس شخص نے جو خدا کا خوف نہ رکھتا تھا آپ کے متعلق شکوہ و شکایت راستے میں ہی شروع کر دی۔ میں اس کی رفاقت سے بے زار ہو گیا۔ لیکن میں نے صبر کیا اور اس کے گھر پہنچ گیا۔ اس نے کھانے کا طباق میرے سامنے رکھ دیا اور میرے پہلو میں بیٹھ گیا۔ اتنے میں اس کے تمام اعضاء آپ کی غیرت کی تلوار سے کٹ کر جدا جدا ہو گئے اور ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔ میں یہ دیکھ کر لرزنے لگا اور خوف کے مارے وہاں سے بھاگا۔ اور جب میں حضرت مجدد الف ثانی کے دروازے پر پہنچا تو دیکھا کہ آپ خلافِ معمول اپنے دروازے پر کھڑے ہیں۔ آپ نے مجھ پر توجہ فرمائی اور میرا ہاتھ پکڑا اور روانہ ہوئے۔ یہاں تک کہ اسی شخص کے گھر پہنچے۔ آپ اس کے گھر کے اندر چلے گئے اور میں دروازے پر کھڑا رہا۔ تھوڑی دیر کے بعد آپ باہر تشریف لائے اور وہ شخص بھی آپ کے ساتھ تندرست اور سلامت آیا اور آپ سے مصافحہ کیا۔ آپ نے اُسے رخصت کیا اور اپنے مکان میں تشریف لے آئے۔ میں حیرت میں تھا کہ ابھی تو اس شخص کو اس حال میں دیکھا تھا اور اب بغیر زخم کے دیکھ رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا، "جو کچھ تم نے دیکھا وہ کسی دوسرے نہ بتانا۔"

عہدہ کا بڑھ جانا

ایک شخص جس کا نام قاسم تھا اور خواجہ قاسم قلیچ خانی کے نام سے مشہور تھے اور حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہٗ کے مقبول اور منظورِ نظر تھے۔ حضرت خواجہ قاسم کو حضرت مجدد الف ثانی قطبِ ربانی قدس سرہٗ النورانی سے خاصی عقیدت و محبت تھی۔ حضرت مجدد کی خدمت میں اُنھوں نے عرض کیا کہ حضور توجہ فرمائیں کہ میں بڑے عہدے پر پہنچ جاؤں۔ آپ نے تھوڑی دیر کے لیے توجہ فرمائی اور پھر فرمایا کہ تمھارا منصب ہزاری تک نظر آتا ہے۔ وہ اُٹھے اور آداب بجالائے۔ اس وقت ان کا کوئی عہدہ نہ تھا لیکن تھوڑے ہی عرصے میں منصب ہزاری مل گیا اور اسی منصب پر قائم رہے۔

دو رکعت میں اکیس پارہ قرآن پڑھنا

ایک حافظ نے بیان کیا کہ میں نے بہت چھوٹی عمر میں قرآن مجید حفظ کر لیا تھا۔ پھر ایک دفعہ اللہ آباد کا سفر درپیش ہوا تو قرآن مجید کی تلاوت میں کمی آگئی اور میرے حافظ میں خلل پیدا ہو گیا اور چند سال اسی طرح گزر گئے۔ ایک عرصے کے بعد میں اپنے وطن سرہند شریف آیا تو اسی زمانے میں حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ النورانی اپنے خواجہ باقی باللہ قدس سرہٗ سے رخصت ہو کر پہنچے تھے اور اپنے دروازے کے سامنے نئی مسجد بنوائی تھی اور وہ رمضان کا مہینہ تھا۔ میں جب آپ کی خدمت میں پہنچا تو آپ نے فرمایا، حافظ صاحب

تراویح میں آپ ہم کو قرآن سنایئے۔ میں نے عرض کیا کہ میرا حافظہ کچھ بھول گیا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ نہیں سنایئے۔ میں نے دو تین مرتبہ اسی طرح عرض کیا لیکن آپ نے وہی جواب دیا۔ مجبوراً آپ کے حکم کی تعمیل میں شروع کیا اور آپ کی برکت سے میں نے دو رکعتوں میں **اکیس** پارے پڑھے۔ صرف حافظ کے پیچھے آپ ہی کھڑے رہے اور کوئی دوسرا کھڑا نہ رہا۔ پھر میں نے دوسری رکعت میں قرآن ختم کر دیا اور بہت کم سہو واقع ہوا اور یہ بات تمام آپ کے تصرف کی وجہ سے ہوئی ورنہ میں قرآن مجید بالکل ہی بھول چکا تھا۔

پالکی میں بیٹھنے سے صحتیابی کا حصول

حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی شیخ سرہندی قدس سرہٗ النورانی کا ایک عقیدت مرید حافظِ قرآن جو ہمیشہ تراویح میں قرآن مجید سنایا کرتا تھا نے بیان کیا کہ حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہٗ النورانی ایک دن سیر کے لیے نکلے اور پہلے قصبۂ منلگان تشریف لے گئے۔ پھر وہاں سے حضرۃ شاہ کمال رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات کے لیے قصبۂ کیتھل تشریف لے گئے اور پھر وہاں سے واپسی پر اجراوڑ آئے اور شیخ احمد اجراوڑی رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات کے لیے اُن کے گنبد میں تشریف لائے۔ میں چونکہ تمام راستہ میں آپ کی رکاب میں دوڑتا ہوا آیا تھا اس لیے میرے اعضاء گرم ہو گئے تھے اور میں پسینے میں تر ہو گیا تھا اور ہوا بھی خشک تھی۔ پیاس کا شدید غلبہ تھا۔ میں نے آبِ خنک طلب کیا اور جام نوش کیا۔ اس پانی کے پیتے ہی

میرا حال کچھ سے کچھ ہو گیا، میرے چہرے کا رنگ زرد ہو گیا اور دل کمزور ہو گیا اور جان پر بن گئی۔ مجھے ایسا محسوس ہوتا تھا کہ گویا میری روح پاؤں کی طرف سے نکل کر میرے سینے تک پہنچ گئی ہے۔ لوگ میرے گرد جمع ہو گئے اور میری حالت مایوس کن ہو گئی۔ اتنے میں حضرت گنبد سے باہر آئے اور مجھ سے فرمایا تمھارا کیا حال ہے؟ میں عرض کیا کہ چونکہ میں گرمی میں آیا تھا مجھ پر پیاس غالب ہو گئی تھی، اس لیے میں نے پانی پی لیا، تو میرے دل میں ضعف پیدا ہو گیا اور گویا اب جان نکل رہی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ:

"اِن کو ہماری پالکی میں بٹھا دو۔"

اور آپ خود گھوڑے پر سوار ہو گئے اور احباب سے فرمایا کہ:

"ان کی جان نکلنے کو تھی، میں نے ان کو اپنی ضمانت میں لے لیا ہے اور وہ اَب جلد ہی صحت یاب ہو جائیں گے۔"

ابھی تھوڑا ہی راستہ طے ہُوا تھا کہ میں نے اپنے اندر قوت اور صحت پائی۔ چنانچہ میں پالکی سے اُتر گیا اور آپ کی رکاب میں پیدل چل کر منزل تک پہنچا۔

خواب میں صحت کی خوشخبری دینا

حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی شیخ سرہندی کا ایک عقیدت مند جس کا نام محمد تراب تھا، نے بیان کیا کہ میرا بھائی سخت بیمار تھا۔ ایسا کہ لوگوں کو اس کی زندگی کی اُمید نہ رہی، بلکہ اس کے لیے کفن بھی آ گیا۔ اسی اثنا

ہیں اُس نے آپ کی خدمت میں ایک گائے اور دس روپے بطور ہدیہ بھیجے۔ صبح کے وقت اُس نے خواب میں دیکھا کہ آپ نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اُسے کھڑا کر دیا پھر فرمایا کہ:

"تم صحت یاب ہو جاؤ گے گھبرانے کی ضرورت نہیں"

وہ خواب سے بیدار ہوا اور اپنے اندر بڑی طاقت محسوس کی اور کھڑا ہو گیا، پھر کہنے لگا کہ میں بھوکا ہوں۔ جو لوگ وہاں موجود تھے اُنہوں نے کہا کہ یہ بکواس کر رہا ہے۔ وہ کہنے لگا یہ بکواس نہیں ہے۔ پھر اس نے خواب میں حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ النورانی کا واقعہ بیان کیا اور اپنی صحت کی بشارت کا ذکر کیا۔ اور تمام بیماری کے اثرات ختم ہو گئے۔

علّامہ میرک کے شبہات کا ازالہ

ایک شخص میرک نامی جو شاہجہان کا اُستاد اور بادشاہ کے مقربین میں سے تھا، بیان کرتا ہے کہ مجھے حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ النورانی سے خاصا بغض تھا اس لیے کہ میں نے بعض حضرات سے سُنا ہوا تھا کہ آپ نے کہیں لکھا ہے کہ میرا مرتبہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے زیادہ ہے اُسی زمانہ میں میں ہندوستان آیا اور میں سرہند میں ٹھہرا۔ اتفاق سے میری ملاقات میرے ایک قدیم دوست سے ہوئی جو پہلے بالکل آزاد طبیعت کا تھا اور صلاح و تقویٰ سے کوئی تعلق نہ رکھتا تھا۔ لیکن اب شریعت اور تقویٰ کے لباس میں آراستہ ہے اور خدا طلبی اور حق پرستی اس کی پیشانی سے

ٹپکتی ہے۔ میں نے اس سے اِس کا سبب پوچھا اس نے بتایا کہ میں حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ النورانی کا مرید ہو گیا ہوں اور اُن کی خدمت میں حاضری نصیب ہو گئی ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی صحبت کی برکت سے یہ دولت مجھے عطا فرمائی ہے میں نے کہا اُنھوں نے تو ایسی ایسی بات لکھی ہے اُن کی صحبت میں کیا اثر ہو گا ؟ اس نے کہا، خبردار، ہزار بار خبردار۔ بے سمجھے ہوئے انکار مت کرو۔ وہ تو اس وقت قطب مدار ہیں۔ اگر تم آپ کو دیکھو اور آپ کی صحبت میں بیٹھو تو تمہیں خود ہی حقیقت کا پتہ چل جائے گا۔ مجھے چونکہ آپ سے سخت کدورت تھی اس لیے میں نے کہا کہ میں تو آپ کو نہیں دیکھ سکتا۔ وہ بہت زیادہ اصرار کرنے لگا کہ ضرور دیکھو اور اپنے تصوراتِ فاسدہ سے باز آجاؤ۔ پھر تو میں نے کہا کہ اچھا اگر میری تین باتوں کا جواب دے دیں گے تو میں اُن کا عقیدت مند بن جاؤں گا۔

۱۔ پہلی بات تو یہ وہ خود ہی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ذکر کریں اور میرے دل سے انکار کی کدورت کو دور کریں۔

۲۔ دوسری بات یہ کہ میرے آباؤ اجداد کا ذکر چھیڑیں اور ان کے کچھ حالات پر روشنی ڈالیں۔

۳۔ تیسری بات یہ کہ خواجہ خاوند محمود کے احوال بیان کریں۔

بالآخر میں اپنے اس دوست کے ساتھ حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہ النورانی کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جونہی میں نے اُن کو دور سے دیکھا تو میرے تمام اعضاء میں رعشہ طاری ہو گیا اور دل ہیبت زدہ ہو گیا۔ کانپتے کانپتے آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ آپ نے پاس بیٹھنے کی اجازت دے دی۔ میرے بیٹھتے ہی

آپ نے تکیے کے نیچے سے ایک تحریر نکالی اور مجھے دی۔ وہ وہی مکتوب تھا جس سے لوگوں نے یہ بدگمانی پیدا کر لی تھی کہ گویا آپ نے خود کو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے افضل کہا ہے۔ آپ نے یہ ایسی بات واضح فرمائی کہ میرے ذہن سے تمام شکوک و شبہات دُور ہو گئے۔ پھر فرمایا:

"اے مولانا میرکی۔ تمہارے والد کا نام یہ تھا۔ تمہارے دادا کا نام یہ تھا اور تمہارے پردادے ایسے تھے۔"

ہر ایک کا نام اور اُن کے حالات بیان فرما دیئے۔ حالانکہ میرا اُن سے کہیں دُور کا بھی تعارف نہیں تھا۔ اس کے بعد آپ اُٹھے اور چاہا کہ مجھے رخصت کریں۔ میرے دل میں یہ خیال گزرا کہ آپ نے تیسری بات کی بھی وضاحت فرما دی۔ آپ نے پلٹ کر میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ خواجہ خاوند محمود ہمارے پیر زادے ہیں اور روحانیت کے بادشاہ ہیں۔ شیخ میرک کہتے ہیں کہ یہ سب کچھ میں نے ایک ہی محفل میں پایا اور میرے دل کی کدورت باقی نہ رہی۔ دل صاف آئینہ کی مانند ہو گیا۔

ظالم حاکم اور اٹھارہ سال قید کی سزا

حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی شیخ سرہندی قدس سرہٗ النورانی کے ایک عقیدت مند نے بیان کیا کہ میں انبالہ کا رہائشی تھا اور انبالہ کے حاکم نے میری زمین جس سے میں روزی کماتا تھا ضبط کر لی۔ ایک دن میں نے بارگاہِ مجددیت میں اس ظالم حاکم کا ذکر کیا کہ اس نے میرے ساتھ ایسا ظلم کیا ہے اور مجھے اس سے اور بھی خدشات ہیں حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہٗ النورانی نے کچھ دیر مراقبہ کر کے فرمایا:

"ایسا کبھی نہیں ہوگا بلکہ حاکم ذلیل و خوار ہوگا۔"

دوسری فصل کے موقع پر اس زمین کے محصول کے لیے رقم حاصل کرنے کی کوشش ہو رہی تھی کہ اچانک یہ حاکم ملازمت سے معطل ہو گیا اور اٹھارہ سال کے لیے قید میں ڈالا گیا۔ پھر وہ رقم دوسرے حاکم نے نہ طلب کی اور زمین کی بحالی بھی ہو گئی۔

شیخ مزمل کا پہاڑ کی غار میں گرنا

حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی شیخ سرہندی قدس سرہ النورانی نے ایک دن اتفاق سے فرمایا کہ:

"شیخ مزمل ایک خطرناک مقام پر ایک گڑھے کے اندر گرے ہوئے ہیں اور وہاں سے باہر نکلنے کے لیے ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں۔"

چند دنوں کے بعد معلوم ہوا کہ شیخ مزمّل سرہند کی بعض پہاڑیوں میں سیر کے لیے گئے تھے کہ اتفاقاً ایک غار کے کنارے اُن کے پاؤں میں لغزش ہوئی اور وہ غار میں گر گئے۔ چنانچہ اس غار میں سے باہر آنا مشکل ہو گیا لہذا ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں تاکہ باہر آ جائیں۔ اتنے میں ایک دہقان نے دُور سے دیکھ لیا اور اس نے لوگوں کو خبر دی۔ پھر وہ لوگ اس غار پر پہنچ گئے اور شیخ مزمل کو رسّی سے باہر کھینچ لیا۔ شیخ مزمل باکمال درویش، نیک، متقی، پرہیزگار اور حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی کے خلیفہ بھی تھے۔

تختۂ غسل پر حضرت مجدد کا تبسم فرمانا

حضرت علامہ بدر الدین سرہندی خلیفہ حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی شیخ سرہندی قدس سرہ النورانی کے وصال مبارک کو بیان کرتے ہوئے ہیں کہ:

"جب حضرت قطب ربانی مجدد الف ثانی شیخ سرہندی قدس سرہ النورانی کے وصال شریف کے بعد آپ کے بھتیجے شیخ بہاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ غسل دے رہے تھے اور میں ساتھ پانی دے رہا تھا۔ میں نے آپ کے پائے مبارک کو بوسہ دیا اور پھر اپنی آنکھوں پر ملا۔ جس وقت لوگوں نے چاہا کہ غسل کے لیے آپ کے کپڑے اتاریں اور آپ کے اوپر سے بالاپوش کو اٹھائیں تو میں نے دیکھا کہ آپ نے دونوں ہاتھ ناف پر باندھے ہیں اور داہنے کا انگوٹھا چھنگلیا کے ساتھ حلقہ کیے ہے جیسا کہ نماز میں کچھ لوگ کرتے ہیں حالانکہ بوقتِ وصال آپ کے ہاتھ پاؤں سیدھے کر دیئے گئے تھے جیسا کہ رواج ہے۔ حاضرین نے اس حالت کو دیکھا اور ہاتھوں کو کشادہ کر دیا مگر وہ پھر اسی حالت میں ہو گئے۔ جب لوگوں نے آپ کی حالت کو سمجھ لیا تو پھر اسی حالت پر چھوڑ دیا۔ لوگ کفن دفن میں مشغول ہو گئے اور جب غسل کے لیے کپڑے اتارے گئے اور دستار مبارک کو سر سے ہٹایا گیا اور تختۂ غسل پر لٹایا گیا تو میں نے دیکھا کہ آپ تبسم فرما رہے ہیں جیسا کہ ظاہری حیاتی میں آپ کا معمول تھا۔ اور جب تک آپ تختۂ غسل پر رہے تبسّم فرماتے رہے۔ حاضرین متعجب ہوئے۔ اس کے بعد آپ کو وضو کرایا گیا اور ہاتھوں کو پھر کشادہ کیا گیا اور آپ کو بائیں پہلو لٹا دیا گیا

اتنے میں آپ نے پھر سیدھا ہاتھ اُلٹے ہاتھ پر باندھ لیا۔ ہاتھوں کو پھر کشادہ کر کے تختہ پر لایا گیا اور تمام حاضرین نے دیکھا کہ سیدھا ہاتھ سیدھی طرف سے اور اُلٹا ہاتھ الٹی طرف سے دھیرے دھیرے چل کر ایک دوسرے سے مل گئے اور سیدھے ہاتھ نے اُلٹے ہاتھ کو پکڑ لیا۔ چنانچہ سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے اور چھنگلیا نے الٹے ہاتھ کے پہنچے کو حلقہ کر لیا۔ حاضرین آپ کی اس کرامت کو دیکھ کر نہایت متعجب ہوئے۔

بعد از وصال ملاقات ہونا

حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہٗ النورانی کے ایک عقیدت مند نے بیان کیا کہ میرا بیٹا بیماری میں مبتلا ہو گیا اور بیماری میں ہی اُسے ڈراؤنی اشکال نظر آنے لگیں۔ وہ ہر وقت خوفزدہ رہتا۔ میں نے بیٹے سے کہا اے بیٹے تو نے چھوٹی عمر میں حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ النورانی کو دیکھا تھا کیا تجھے حضور کا حلیہ یاد ہے۔ اُس نے کہا کہ آپ کی داڑھی مبارک اور مونچھیں مجھے یاد ہیں۔ باپ نے کہا بس تو یہ ہی ذہن نشین کر لے پھر شیطانی وساوس سے تو محفوظ رہے گا اور آپ کی صورتِ مبارکہ کی ذہن نشینی کے صدقہ میں تجھے صحتیابی ہو جائے گی۔ اُس نے حضور کے حلیہ مبارک کو ذہن نشین رکھا۔ ناگاہ اُسے استغراق ہو گیا۔ افاقے کے بعد اُس نے بتایا کہ میں نے حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ النورانی کو دیکھا۔ کہ آپ نے فرمایا:

"ہم خدا سے واصل ہیں اور ہم جنّت میں آ گئے ہیں۔ پہلے ہم

نے دایاں قدم جنت میں رکھا اور اللہ تعالیٰ کے قدم پکڑ لیے"۔
میں نے عرض کیا:
"حضور مجھے خدا سے ملا دیجئے۔ میں بھی اللہ تعالیٰ کے قدم پکڑ لوں"۔
حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ النورانی نے فرمایا:
"ابھی تمہارا اور تمہارے فرزندوں کا وقت نہیں آیا ہے"۔
جب وہ لڑکا خواب سے بیدار ہوا تو پوری صحت حاصل کر چکا تھا۔ کسی قسم کا کوئی ضعف نہیں تھا۔ تمام شیطانی وساوس سے چھٹکارا ہو چکا تھا۔

بعد از وفات مسجد میں نماز ادا کرنا

حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی شیخ سرہندی قدس سرہٗ النورانی کے وصال شریف کے چند روز بعد آپ کے ایک عقیدت مند نے بیان کیا کہ:
"آج ظہر کی نماز کے وقت حضرتِ مجدد الف ثانی قطب ربانی شیخ سرہندی قدس سرہٗ النورانی کی مسجد میں نماز پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ مؤذن نے اقامت کہی اور لوگ جماعت کے لیے کھڑے ہو گئے۔ میں امام کے پیچھے کھڑا تھا۔ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ میرے پہلو میں حضرت مجدد قدس سرہٗ تشریف فرما ہیں اور آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر متصل کھڑا کر دیا تاکہ درمیان میں فاصلہ نہ رہے۔ نماز کے آخر تک میں آپ کو دیکھتا رہا۔ جب سلام پھیرا تو آپ کو غائب پایا"۔

بوقت وصال آسمان کا گریہ کرنا

جس روز حضرت مجدد الف ثانی قطبِ ربانی قدس سرہ النورانی نے وصال شریف فرمایا آسمان کے تمام اطراف میں بہت زیادہ سرخی پھیلی ہوئی تھی۔ کہتے ہیں کہ آسمان کی سرخی اس کا گریہ وزاری ہے کہ جو اولیاء اللہ کے لیے ہوتی ہے۔

قلعہ گوالیار سے رہائی کی خوشخبری سنانا

حضرت مجدد الف ثانی قطبِ ربانی قدس سرہٗ النورانی کے عقیدتمندوں میں سے ایک عقیدت مند نے بیان کیا کہ جب آپ کو قلعہ گوالیار میں بند کیا گیا تو میں آپ کی خدمت پر معمور تھا۔ ایک درویش کا قریب سے گزر ہوا تو نہایت تعجب سے آپ کو کہلا بھیجا کہ اس جگہ سے آپ کو رہائی معلوم نہیں ہوتی کیونکہ اس آزاد کا سبب رافضی لوگ ہیں اور اس قلعہ پر انہی کا تسلط ہے اور یہ بھی کہلا بھیجا کہ اگر وہ لوگ قلعہ سے اُوپر سے پھینک دیں تو انھیں کون روک سکتا ہے۔ حضرت مجدد قدس سرہ العزیز نے اُس کے جواب میں کہلا بھیجا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے میں جلدی رہا ہو جاؤں گا۔ کیونکہ بعض لوگ جن کا حصہ میرے پاس ہے انہیں حصّہ پہنچانا ابھی باقی ہے اور یہ کام میری رہائی پر ہی ہو سکتا ہے۔ چنانچہ آپ جلد ہی رہا ہو گئے۔

وصال شریف کی خبر اشاروں میں دینا

حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہٗ النورانی نے ایک دن اپنے

ایک عقیدت مند امیر کو کسی حاجت مند کی سفارش میں مکتوب لکھا اور اس میں یہ بھی لکھا کہ:

"چونکہ اس شہر میں ہر سال وبا آتی ہے۔ معلوم نہیں کہ اس سال میری زندگی وفا کرتی ہے یا نہیں۔ اُمید ہے کہ تم بہتر رہو گے۔"

اسی طرح آپ نے بات پوشیدہ رکھتے ہوئے اپنے انتقال کی خبر کر دی۔ پھر اسی سال آپ کا وصال ہو گیا۔

مراقبہ میں تشریف لا کر حالات سے آگاہ کرنا

حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہُ النورانی کے ایک عقیدت مند سید کا بیان ہے کہ میں اُجین میں تھا اور سوداگروں کی ایک جماعت میری ہمسائی تھی۔ اُن میں سے ایک شخص جان محمد جالندھری تھا جو مجھ سے عقیدت رکھتا تھا۔ اتفاقاً ایک دن خبر ملی کہ آپ کو بادشاہ نے نظر بند کر کے گوالیار بھیج دیا ہے۔ میں یہ سُن کر بہت پریشان ہُوا۔ دیکھا کہ جان محمد میرے پاس آیا اور مجھے پریشان دیکھ کر پوچھا۔ میں نے تمام واقعہ بیان کر دیا۔ اس نے کہا کہ میں بھی انہی سے عقیدت رکھتا ہوں اور میں انہی سے تحقیق کروں گا۔ وہ گیا اور آپ کی طرف متوجہ ہُوا۔ قیلولہ کیا۔ حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہُ النورانی مراقبے میں تشریف لے آئے اور فرمایا یہ خبر صحیح ہے بعض مقاماتِ سلوک جلالی تربیت پر موقوف ہیں اگر ایسا نہ ہوتا تو ان کا حصول ممکن نہ تھا۔ دوستوں سے کہہ دو کہ اس معاملے میں خاطر جمع رکھیں کہ اس معاملے کا راز یہی ہے۔

مرضِ طاعون سے نجات پانا

حضرت مجدد الف ثانی قطبِ ربانی قدس سرہٗ النورانی کے زمانہ میں ایک دفعہ مرض طاعون کا غلبہ ہُوا، اور ایک شخص کے متعلق لوگوں نے بُرے حالات دیکھے تو آپ کی خدمت میں عرض کر دیئے۔ آپ نے ان حالات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے فرمایا کہ حصنِ حصین کا ختم کیا جائے۔ اُس شخص نے یہ ختم کیا اور عرض کیا۔ آپ نے فاتحہ پڑھی اور پڑھنے کے بعد اُن سے فرمایا کہ اس فاتحہ کے پڑھتے وقت میں نے تمہارے گرد ایک قلعہ دیکھا کہ قائم کر دیا گیا ہے۔ لیکن اس قلعہ کی بعض دیواریں صحیح نہیں ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس ختم کے پڑھنے میں کوئی نقص واقع ہوا ہے اس شخص نے عرض کیا کہ جی ہاں۔ حصنِ حصین کا وہ نسخہ بہت بدخط تھا بعض مقامات پڑھے نہیں گئے اور غلط بھی تھا۔ وہ شخص چلا گیا اور دوبارہ ختم پڑھا اور پھر آ کر عرض کیا۔ اب آپ نے فرمایا کہ یہ درست ہُوا اور پہلا ختم ایک دوسرے شخص کے لیے منتقل ہو گیا جو اس کے لیے بہتر ثابت ہُوا۔ یعنی وہ شخص سخت مرضِ طاعون میں مبتلا تھا کہ اطباء بھی اس بیماری سے مایوس ہو چکے تھے اور وہ اب صحتیاب ہو گیا اور وہ پہلا شخص بھی تندرست ہو گیا۔

سلام کی ابتداء کرنا

حضرتِ مجدد الف ثانی قطبِ ربانی قدس سرہٗ النورانی کے عقیدت مند نے بیان کیا کہ آپ کا یہ طریقہ تھا کہ ہر چھوٹے بڑے کو پہلے سلام کیا کرتے تھے۔ ایک

دن میرے دل میں خیال آیا کہ آج میں حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ النورانی کی خدمت میں چلتا ہوں اور اچانک پہنچ کر پہلے سلام کروں گا۔ چنانچہ اس ارادے سے میں آپ کی خدمت میں روانہ ہوا اور آپ کے جماعت خانے کے قریب پہنچ گیا تھا کہ اگر دو تین قدم آگے بڑھتا تو بالکل آپ کے سامنے پہنچ جاتا لیکن آپ نے مجھے دیکھا بھی نہ تھا اور نہ ہی میں نے آپ کو دیکھا تھا کہ جماعت خانے کے اندر سے آپ نے آواز دی کہ اے فلاں السلام علیکم۔ ناچار میں نے قدم بڑھایا اور خود کو آپ کے سامنے پیش کر کے وعلیکم السلام عرض کیا اور آپ سے اپنے ارادے کا ذکر بھی کیا۔ وہ یہ کہ میں سلام کی ابتدا کرنا چاہتا تھا۔ آپ نے یہ سن کر تبسم فرمایا۔

دو جسم ایک رُوپ

حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی شیخ سرہندی قدس سرہٗ النورانی کا ایک عقیدت مند بیان کرتا ہے کہ آپ نے ایک روز شام سے پہلے فرمایا کہ میں ایک کام تم سے کہتا ہوں، تم کرو گے؟ میں نے کہا، میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں کیوں نہ کروں گا۔ پھر آپ نے مجھے ایک اخروٹ میرے ہاتھ میں دیا اور فرمایا کہ باغ حافظ رخنہ میں چند درویش ٹھہرے ہوئے ہیں، اُن کے پاس جاؤ۔ اُن میں ایک فقیر اُن سے الگ بیٹھا ہوا ہے۔ چیچک زدہ ہے۔ اس کے پاس جاؤ اور میری طرف سے سلام دعا کہو اور یہ اخروٹ اس کو دے دو اور اس کو بلا کر میرے پاس لاؤ۔ میں آپ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے وہاں پہنچا۔ دیکھا کہ قلندروں کی ایک جماعت بیٹھی ہے اور ایک چیچک رو فقیر تھوڑے فاصلے پر بیٹھا ہے۔ جونہی اس نے مجھے

دیکھا کہنے لگا، کیا تم کو حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ نے بھیجا ہے؟ میں نے کہا جی ہاں۔
پھر میں نے وہ اخروٹ اس کو دیا اور حضرت مجدد الف ثانی قطبِ ربانی قدس سرہٗ
النورانی کی طرف سے دعا اور سلام بھی کہا۔ اس نے کہا کہ ہم کو بلوایا ہے اور خود
تشریف نہیں لائے۔ پھر وہ اٹھا اور میرے ساتھ روانہ ہو گیا۔ حضرت مجدد الف ثانی
قدس سرہٗ النورانی محراب میں بیٹھے ہوئے تھے، وہ دوسری طرف آ کر بیٹھ گیا۔ اسی
اثناء میں آپ نے مجھ سے فرمایا کہ قہوہ لاؤ۔ میں اس طرف کو دوڑتا ہوا گیا جہاں قہوہ
تیار ہو رہا تھا۔ میں وہاں پہنچا اور قہوہ کا پیالہ لے کر آپ کی خدمت میں لایا۔ آپ
نے فرمایا انہیں پیش کرو۔ جب میں نے اُن کی طرف رُخ کیا تو دیکھا کہ وہ فقیر بھی
حضرت مجدد الف ثانی ہی تھے۔ فقیر نے کہا کہ یہ انہی کی طرف لے جاؤ۔ پھر جب میں
نے اُن کی طرف رُخ کیا تو وہاں بھی آپ ہی تھے۔

نسبتِ قادریہ کا عطا کرنا

حضرت مجدد الف ثانی قطبِ ربانی قدس سرہ النورانی کی خدمتِ عالیہ میں ایک
دن ایک طالب نے نسبتِ قادریہ کے لیے التجا کی۔ آپ نے اس سلسلہ عالیہ کا طریقہ
انھیں تفویض فرمایا اور یہ بھی فرمایا کہ اکثر صحبت میں حاضر ہوا کرو۔ آپ نے اس شخص
کی خاطر خود کو بھی دو تین روز تک نسبتِ قادریہ میں رکھا اور اس کی برکتیں اس پر تفویض
فرمائیں اور وہ لوگ جو آپ سے انوارِ نقشبندیہ کا اقتباس کیا کرتے تھے۔ اُن دنوں خود
کو معطل اور بے کار پا رہے تھے اور اپنے معاملے میں انقباض دیکھ رہے تھے اور
اصل حقیقت سے واقف نہ تھے۔ مجبوراً اُنھوں نے آپ سے عرض کیا۔ آپ

مسکرائے اور فرمایا۔ ہاں ۔ دو تین دن سے میں نے خود کو آپ سے الگ کر کے
نسبتِ قادریہ کی تحصیل کے لیے فلاں طالب کی طرف متوجہ ہوں ۔ اسی لیے
تمھاری نسبت میں انقباض ہو گیا ہے ۔ اس کے بعد آپ اُن لوگوں کے حال
پر متوجہ ہوئے اور ایّامِ گزشتہ کی تلافی فرما دی اور وہ فیوض و برکات جو چلّوں
میں بلکہ سالوں میں بھی اُن کو حاصل نہ ہوتے وہ ان دنوں حاصل ہو گئے ۔

حضرۃ غوث الاعظم قطب تارا میں

کسی عقیدتمند درویش نے ایک دفعہ حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی
قدس سرہٗ النورانی سے ایک درویش جان محمد جو جالندھر کا رہنے والا تھا اس
کے حالات دریافت کیے تو حضرتِ مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہ النورانی
نے فرمایا کہ یہ شخص جالندھر کا رہنے والا ہے اور جان محمد اس کا نام ہے اور
فلاں اس کے باپ کا نام ہے ۔ اُس نے کہا کہ اس کا باپ میرا جاننے
والا تھا ۔ اس کو آپ نے کس سلسلہ میں بیعت کیا ہے ؟ آپ نے فرمایا
آپ نے فرمایا کہ سلسلۂ قادریہ میں ۔ اس نے کہا کہ میں سفارش کرتا ہوں کہ اس
کو حضور غوث الثقلین سیّد عبد القادر جیلانی قدس سرہٗ النورانی کی خدمت میں
پہنچا دیجیے ۔ اتنے میں حضرۃ مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہ النورانی اُٹھے
اور آفتابہ ، نیز چند ڈھیلے مجھ سے منگوائے ۔ میں لایا ۔ آپ بیت الخلاء تشریف
لے گئے ۔ جب وہاں سے نکلے تو فرمایا جان محمد ! تم قطب تارا جانتے ہو ؟ دیکھو
یہی ہے یا اور ؟ قطب کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ اچھّی طرح دیکھو ۔ میں نے

دیکھا کہ قطب تارے کے اندر سے ایک بزرگ سیاہ خرقہ پہنے ہوئے باہر آئے اور تیر کی طرح تیزی سے ایک لمحے میں اسی طرح پہنچ گئے۔ حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہ النورانی نے فرمایا کہ ان کو آداب بجالاؤ۔ یہ حضرت غوث الاعظم ہیں۔ چنانچہ اس حکم کی تعمیل میں میں آداب بجالایا۔ اس کے بعد حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ رخصت ہو گئے اور پھر اسی قطب تارے کی طرف متوجہ ہو کر اُسی تارے کے اندر غائب ہو گئے۔ جب آپ وضو کر کے مسجد تشریف لے گئے تو اس درویش سے آپ نے پوچھا کہ تم نے حضرۃ غوث اعظم کی زیارت کی تو اس نے عرض کیا جی ہاں میں نے زیارت کی۔

ولایتِ ابراہیمی کا حصول

حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی شیخ سرہندی قدس سرہ النورانی کے ایک عقیدت مند کا بیان ہے کہ ایک روز آپ نے فرمایا کہ تم اور فلاں شخص دونوں کو ولایتِ ابراہیمی حاصل ہے۔ مجھے خیال ہوا کہ آپ کا فرمانا بالکل ہی کافی ہے لیکن اگر مجھے بھی اس بات کا علم ہو جائے تو بہتر ہو گا۔ اُسی رات میں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بہت شان و شوکت کے ساتھ دیکھا اور وہاں حضرۃ مجدد علیہ الرحمۃ بھی موجود تھے اور میں اور وہ دوسرا شخص جس کو ولایتِ ابراہیمی حاصل تھی دونوں کھڑے تھے۔ حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے ہم دونوں کے ہاتھ پکڑے اور حضرۃ ابراہیم علیہ السلام کے قدموں میں ڈال دیا۔ ہم دونوں نے حضرۃ ابراہیم علیہ السلام کی قدم بوسی کی اور پھر ہم اپنی جگہ پر قائم ہو گئے۔

پان کھانا اور احوال کا سلب ہو جانا

ایک سید صاحب نے ایک دفعہ حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہٗ النورانی کے ایک مجذوب مرید جس کا نام جان محمد تھا جو اپنے حال میں مست تھا سے کہا کہ جان محمد تم ایسے اُمور کے مشاہدے کے باوجود پھر سوداگری میں کیوں پڑ گئے۔ جان محمد نے کہا یہ عجب قصہ ہے جو میں بیان کیے دیتا ہوں وہ یہ کہ؛ میرے اقرباء حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہ النورانی کی خدمت میں حاضر ہو کر التماس کرنے لگے کہ جان محمد ہمیں دے دیں تاکہ ہم اس کی شادی کر دیں آپ نے فرمایا جاؤ اور شادی کر لو۔ لیکن میں نہیں گیا، تو وہ رشتہ دار پھر آئے۔ غرض کہ وہ رشتہ ہمیشہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر میرے آڑے آتے رہے اور آپ مجھے اکثر فرمایا کرتے تھے لیکن میں نہیں گیا۔ بالآخر ان رشتہ داروں کی وجہ سے آپ تنگ آ گئے۔ ایک دن آپ پان کھا رہے تھے کہ آپ نے اپنے دہن مبارک سے تھوڑا سا پان مجھے نکال کر دیا اس پان کھلانے کی دیر تھی کہ میرا حال سلب ہو گیا۔ اس سے پہلے میری حالت مستانہ تھی اور اب پکا دنیادار بن گیا ہوں۔ پھر میں نے اُن رشتہ داروں کی رفاقت اختیار کی اور میری شادی ہو گئی اور پھر میں نے پیشہ تجارت اختیار کر لیا۔ لیکن آپ سے محبت ویسی ہی ہے جیسے پہلے تھی۔ جب کبھی توجہ کرتا ہوں تو آپ کی زیارت سے مشرف ہو جاتا ہوں۔ کسی نے کیا خوب فرمایا ہے۔

نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

حالتِ کفر سے اسلام کی شرفیابی

ایک دن حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی شیخ سرہندی قدس سرہ النورانی تنہائی میں بیٹھے ہوئے تھے اور نو مسلم عبد الرحمٰن نامی بھی خدمت میں حاضر تھا آپ نے عبد الرحمٰن سے فرمایا:

"مانگو کیا چاہتے ہو، جو چاہو گے وہی دیا جائے گا۔"

عبد الرحمٰن نے آپ کی خدمت میں عرض کیا:

"حضور میرا بھائی اور میری والدہ حالت کفر میں بہت سخت ہیں۔ میں نے بہت کوشش کی مگر اُنھوں نے اسلام قبول نہیں کیا۔ آپ توجہ فرمائیں کہ وہ اسلام قبول کر لیں۔"

حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی نے فرمایا:

"اس کے علاوہ کچھ اور بھی چاہیئے۔"

عبد الرحمٰن نے عرض کیا:

"حضور آپ کی توجہ سے سب بھلائی مجھے مل جائے گی لیکن ابھی صرف یہی آرزو ہے کہ وہ اسلام قبول کر لیں۔"

حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ النورانی نے فرمایا:

"بہت جلد وہ اسلام قبول کر لیں گے۔"

آپ نے ارشاد کے بعد تیسرے دن اس کے بھائی اور والدہ نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کر لیا۔

رحمۃ اللہ علیہ
شیرِ ربانی

قبل از ولادت

حضرت شیر ربانی قطب یزدانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ولادت کی خبر آپ کے پیر و مرشد حضرت خواجہ امیر الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بذریعہ کشف آپ کی ولادت سے قبل ہی دے دی تھی کہ یہاں ایک مردِ کامل پیدا ہو گا جو پورے پنجاب کو ولایت سے روشن کر دے گا اور جو چراغ اس روشن چراغ کے قریب بھی آئے گا وہ بھی اس روشن چراغ سے منور ہو جائے گا۔

"خزینۂ کرم" میں مندرج ہے کہ آپ کی ولادت باسعادت سے پہلے ایک ولیٔ کامل روشن ضمیر بزرگ آپ کے مبارک شہر جس کا نام

شرق پور شریف سے تشریف لاتے تو آپ کے محلہ کا چکر لگاتے رہتے اور لمبے لمبے سانس لیتے رہتے ایسے معلوم ہوتا تھا کہ جیسے کوئی خوشبو کا پتہ کر رہا ہو۔ اس ولیِ کامل مجذوب سے اس بات کے متعلق پوچھا گیا کہ حضرت آپ کا اس سرزمین میں اس طرح چلنا اور لمبے لمبے سانس لینا اور بار بار زمین کا سونگھنا، میں کیا حکمت ہے، تو آپ نے فرمایا کہ اس محلہ میں میاں عزیز الدین کے گھر ایک بچہ پیدا ہونے والا ہے جو مردِ کامل ہوگا اور اس کے فیض سے دور و نزدیک کے لوگ فیضیاب ہوں گے۔ سید غلام رسول شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے فیض سے فیضیاب تھے اور اغثنی یا رسول اللہ اور اغثنی یا غوث الاعظم کے ورد سے مستغنی تھے۔

بوقتِ ولادت

حضرت شیرِ ربانی قطبِ یزدانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ولادت باسعادت ۱۸۶۵ء بمطابق ۱۲۸۲ھ کو شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ میں ہوئی آپ کے والد ماجد کا نامِ نامی اسمِ گرامی میاں عزیز الدین تھا۔ جو نہایت صالح، عابد و زاہد تھے۔

حضرتِ شیر ربانی قطبِ یزدانی کی ولادتِ باسعادت کے چھ سات روز بعد آپ کا اسمِ گرامی **شیر محمد** رکھا گیا۔ آپ کے جدِّ امجد حضرت مولانا غلام رسول صاحب نے آپ کو زبان چوسائی۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ آپ کی ولادت باسعادت سے قبل

آپ کی والدہ ماجدہ نے دیگر عورتوں کے ہمراہ قصور میں ایک بزرگ کی خانقاہ میں نمازِ نفل ادا کی۔ اس خانقاہ سے آپ کی والدہ ماجدہ کو اس بچے کی ولادت کی طرف اشارہ ہوا اور ساتھ ہی یہ بھی سنا گیا کہ اس بچے کا نام **شیر محمد** رکھنا اس لیے کہ یہ عالمِ ولایت میں **شیر** کی مانند ہوگا جس سے لوگ فیض یاب ہوں گے۔

بچپن مبارک

حضرت شیرِ ربانی قطبِ یزدانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بچپن میں ہی نہایت صاف ستھرے اور پاکیزہ ماحول کے مالک تھے۔ عام بچوں کی طرح کھیل کود وغیرہ میں حصہ نہ لیتے تھے۔ تین چار سال میں آپ نے قرآن مجید اور دیگر کتب اسلامیہ پڑھ لیں۔ آپ جب بھی کبھی بچوں کے ساتھ بیٹھتے تو فرماتے کہ "ہم اپنا کھیل کھیلیں گے" اور گھر آکر اسمِ ذات لکھنا شروع کر دیتے اور تمام دن رات اسی میں گزار دیتے۔

حضرت شیرِ ربانی قطبِ یزدانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ گھوڑوں کے شاہ سوار بھی تھے جب گھوڑی پر بیٹھ کر کنوئیں سے گھر آتے تو راستے میں مسافر تھکے ماندے بوڑھوں کو گھوڑی پر سوار کرلاتے۔ جب مدرسہ میں زیرِ تعلیم تھے تو دو زانو ہی بیٹھتے اور دوسرے لڑکے آپ کی نقل کر کے بہت خوش ہوتے اور آپ کے باادب بیٹھنے، چلنے پھرنے پر رشک کرتے۔ لڑکپن میں بھی

کسی غیر محرم کی طرف التفات نہ کیا بلکہ اپنے عزیز و اقارب کو بھی کہنیوں تک کپڑا پہننے سے منع فرماتے۔ یہاں تک کہ اپنی نانی اور دادی صاحبہ کو بھی ایسا لباس پہننے سے منع فرماتے جس میں حیاداری نہ ہو۔ ہمیشہ اچھے عمل کی دعوت دیتے سب چھوٹے بڑے آپ کی دعوت کو دل و جان سے قبول کرتے اس لیے کہ آپ کے چہرہ انور پر ہر وقت ولایت کے آثار نمایاں رہتے تھے جو بھی کوئی آپ کو دیکھتا فوراً تائب ہو کر راہِ راست پر آ جاتا یہاں تک کہ مرتبۂ ولایت سے نوازا جاتا۔

اولیاء اللہ کی پیشکش

حضرت شیر ربانی قطب یزدانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بچپن کا یہ عالم تھا کہ آپ ہر روز صبح شام بکثرت درود پاک کا ورد کیا کرتے تھے۔ ہر روز چھ ہزار بار ذکر نفی اثبات میں محنت تامہ سے کام لیا۔ حضرت پیر سید سعادت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ حجرہ شریف والوں سے جب دستِ بیعت کی درخواست کی گئی تو آپ نے معذرت سے کام لیا اور ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ مجھ میں اتنی طاقت نہیں کہ میں ان کو مرید کر سکوں۔ آپ خود فرمایا کرتے تھے کہ مجھے تین سو ساٹھ اولیاء کرام نے بیعت کی پیش کش کی لیکن میں ان کے سامنے دو باتیں پیش کرتا وہ یہ کہ:۔

ا۔ مجھے حضور پر نور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم

کی زیارت سے مشرف کیا جائے۔
۴۔ میری طبیعت پانی کی طرح پانی پانی ہو جائے۔
اس مطالبے پر وہ خاموش ہو جاتے۔ حضرت پیر سید صادق علی شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا تھا کہ یہ لڑکا تو اللہ کے ولیوں میں سے ایک ولی اللہ ہو گا جو بہت سوں کو ولیٔ کامل بنا دے گا۔

آپ کے نانا جان کا کمال

حضرت شیرِ ربانی قطبِ یزدانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نانا جان جن کا نامِ نامی اسمِ گرامی مولوی غلام رسول صاحب تھا۔ وہ بھی اپنے وقت کے بڑے باکمال آدمی تھے۔ ایک دفعہ شرقپور شریف میں وبا پڑ گئی۔ لوگوں نے آپ کی خدمت میں آکر دُعا کے لیے درخواست کی تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ انشاء اللہ ہر طرف خیریت رہے گی اور فرمایا کہ صرف اس محلہ میں ایک لڑکی مرے گی۔ سو ایسا ہی ہوُا کہ جیسے آپ نے فرمایا تھا۔

آپ کا سلسلہ بیعت حضرت سید قطب امام حجرہ شاہ مقیم والوں سے تھا جو اپنے وقت کے عظیم الشان بزرگوں میں سے گزرے ہیں جن کے مزار مبارک سے آج بھی ہزاروں لوگ فیض حاصل کرتے ہیں۔ زندگی میں جو بھی آپ کی صحبت میں بیٹھا نورِ ایمان سے جھولیاں بھر بھر کر لے گیا۔ یہ دربار مبارک آج بھی علم و عرفان کا گہوارہ بنا ہوُا ہے۔

شیر محمد لایا ہوں

حضرت شیرِ ربانی قطب یزدانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ گھوڑے کی سواری کو بہت پسند فرماتے تھے اسی طرح آپ کے مرشد حقانی حضرت خواجہ امیر الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی سکھوں کے دور میں گھوڑ سواروں کے ملازم رہے اور پھر محکمہ پولیس میں تھانیدار ہو کر شرقپور شریف میں متعین رہے۔ اسی زمانہ میں حضرت سیّد امام علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نظر مبارک آپ پر پڑی اور کام تمام کر گئی جس پر آپ نے ملازمت وغیرہ چھوڑ دی اور صرف اپنے اللہ سے لگاؤ لگا لیا۔ اور پھر چند سال اپنے مرشدِ حقانی کے زیرِ سایہ تربیت حاصل کی پھر خلافت سے سرفراز فرما کر کوٹلہ شریف بھیج دیا جہاں ہمیشہ کے لیے چشمۂ فیض جاری ہو گیا اور آج بھی وہاں پر ایسے ہی انوار و تجلیات کا مرکز ہے جو آتا ہے فیض یاب ہو کر جاتا ہے اسی درگاہِ پاک سے شیرِ ربانی جیسوں نے فیض یابی حاصل کی۔

حضرت خواجہ امیر الدین رحمۃ اللہ علیہ کے قلب مبارک پر اللہ کریم نے اس بات کو منقش فرما دیا تھا کہ شرقپور میں ایک مردِ کامل جس کا نامِ نامی اسمِ گرامی **شیر محمد** پیدا ہو گا اس لیے آپ ہر سال شرقپور شریف تشریف لے جاتے تھے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ مولا کریم جب مجھ سے سوال کرے گا کہ تم دنیا سے کیا لائے ہو تو میں عرض کر دوں گا

کہ اے مولا کریم میں دنیا سے شیر محمدؒ لایا ہوں۔

حلیہ مبارک

حضرت شیر ربانی قطبِ یزدانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا رنگ گورا زیادہ سفیدی مائل۔ متناسب اعضاء۔ قد مبارک لمبا۔ چہرہ مبارک مثل بدرِ نورانی۔ سر مبارک میانہ۔ گردن مبارک بلند۔ آنکھیں مبارک مثل بادام۔ دندان مبارک پاک وصاف سفید کلی کی مانند۔ لبوں پر ہر وقت تبسم کا پہرہ تھا۔ آواز مبارک میں محبت بھرے موتی بکھرتے تھے۔ جب کلام فرماتے تو دہن مبارک سے پھول جھڑتے اپنے تو اپنے سہی غیر بھی قربان ہونے کو تیار ہوتے۔ آپ کا چہرہ مبارک ولایت کی برہان تھا۔ دیگر آپ کے تاثیر کلام اور دوسرے کمالات آپ کے منصبِ ولایت پر بین دلیل تھے جو اپنے اور بیگانے میں امتیاز رہنے ہی نہ دیتی تھی۔ جنھوں نے ظاہر کی آنکھ سے دیکھا اور جنھوں نے باطن کی آنکھ سے دیکھا ان سے کوئی پوچھے کہ شیر محمدؒ کیا تھے۔

عاداتِ شریفہ

حضرت شیر ربانی قطبِ یزدانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی عاداتِ شریفہ میں یہ بات موجزن تھی کہ نہ ہی آپ خود بیکار بیٹھتے اور نہ ہی ملنے والوں کو بیٹھنے دیتے تھے۔ مسجد کا کام

خود بھی بڑے شوق سے کرتے اور دوسروں کو کرنے کی تلقین فرماتے تھے۔

سنّت کی پیروی

حضرت شیرِ ربانی قطبِ یزدانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ہر ظاہری و باطنی عمل شریعت مصطفوی کے مطابق ہوتا۔ چلنا پھرنا، اُٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا کسی ایک لمحہ میں بھی سنتِ مصطفوی کو ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔ حتیٰ کہ غیر مقلدین بھی آپ کی بزرگی کے قائل ہیں۔

مساجد میں چراغاں

حضرت شیرِ ربانی قطبِ یزدانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ معراج شریف۔ شب قدر اور عید میلاد النبی کے موقع پر مساجد میں چراغاں کرواتے اور شیرینی وغیرہ تقسیم فرماتے۔ آپ کا لنگر بہت وسیع تھا۔ بیواؤں۔ یتیموں کے گھر کھانا بھجواتے جو بھی ملنے کے لیے آتا اُسے حسبِ ضرورت کپڑا نقدی اور کسی قسم کی چیز عطا فرما دیتے۔ آپ کی سخاوت کا چرچا ہر طرف تھا۔

مخلوق خدا سے پیار

حضرت شیرِ ربانی قطبِ یزدانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں ایک دفعہ مولانا اصغر علی حاضر ہوئے۔ اس وقت آپ

ڈیوڑھی میں کتوں کو روٹیاں کھلا رہے تھے۔ ایک کتیا لاغر تھی۔ آپ نے اس کے سامنے روٹی کا ٹکڑا رکھا۔ ایک موٹے تازے کتے نے وہ ٹکڑا اٹھا لیا۔ آپ نے فرمایا یہ تمھارا حصہ نہ تھا تم نے کیوں اٹھایا۔ اس کتے نے نہ صرف وہ ٹکڑا چھوڑ دیا بلکہ اس کتیا کے آگے رکھ دیا۔

پروفیسر ضیاء الحق بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میرے والد ماجد سخت بیمار پڑ گئے انھوں نے محسوس کیا کہ چراغ زندگی گل ہونے والا ہے اور اس خواہش کا اظہار کیا کہ اگر میاں صاحب کو اطلاع ہو جائے اور وہ پانی دم کر کے دیں تو وقت نزع میں آسانی ہو جائے یا صحت نصیب ہو جائے مگر رات کا وقت تھا ذرائع آمد و رفت مسدود تھے ہمارے ہمسائے نیک لوگ تھے انھوں نے وعدہ کیا کہ جس طرح بھی ہو سکا ہم میاں صاحب کی خدمت میں اطلاع بھیج دیں گے۔ پچھلی رات کے قریب کسی نے دروازہ پر آکر دستک دی۔ دروازہ کھولا تو حضرت شیر ربانی قطب یزدانی رحمۃ اللہ علیہ کو موجود پایا۔ ہم حیرانی و پریشانی کے عالم میں ڈوب گئے کہ آپ کو کیسے اطلاع ہوئی اور آپ راتوں رات کیسے پہنچ گئے شیر ربانی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ مجھے پہنچانے والے نے پہنچا دیا۔ آپ نے میرے والد کی پشت پر دست شفقت پھیرا اور دعا بھی فرمائی اور فرمایا کہ اب میں جاتا ہوں۔ سب گھر والوں نے

آپ کی خدمت میں گزارش کی کہ حضور صبح ہونے تک آرام فرمائیں صبح کا ناشتہ کر کے تشریف لے جائیں۔ آپ نے فرمایا کہ عجلت میں آیا ہوں والدہ ماجدہ کو اطلاع دے کر نہیں آیا کہ کہاں اور کس کے لیے جا رہا ہوں۔ جب اُنھوں نے مجھے نہ پایا تو حیران و پریشان ہو جائیں گی اور انشاء اللہ نمازِ فجر شرقپور میں ہی جا کر ادا کروں گا۔ ہم نے اصرار کیا حضور اس بات سے ضرور آگاہ فرمائیں کہ آپ کو کس نے اطلاع دی تو آپ نے فرمایا کہ مولا کریم نے جس کے قبضۂ قدرت میں تمام عالم کی جان ہے اور تمام عالم کا خالق و مالک ہے جو اس کا ہو جاتا ہے اُسے وہ کسی چیز سے بے خبر نہیں رہنے دیتا جس طرح اس کی مرضی ہوتی ہے وہ اس کی مرضی پر راضی ہوتا ہے۔ آپ کے واپس آنے تک والد صاحب صحتیاب ہو گئے۔

اولاد

حضرت شیرِ ربانی قطب یزدانی رحمۃ اللہ علیہ کو مولا تعالیٰ نے نے دو صاحبزادے عطا فرمائے جو چھوٹی عمر ہی میں دارِ فانی سے دارِ بقا کی طرف کوچ کر گئے۔ حضرت شیر ربانی علیہ الرحمہ اپنے صاحبزادوں کو گود میں لے کر ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ اے میرے بچو! اگر تم راہِ راست کو اختیار نہ کرنا ہو تو بہتر ہے کہ جہانِ فانی چھوڑ جاؤ۔ مولا تعالیٰ نے ایک صاحبزادی بھی عطا فرمائی جو نہایت پرہیزگار عابدہ و زاہدہ تھی سب سے بڑا کمال

ان میں یہ تھا کہ لنگر کا تمام انتظام خود فرماتیں اور فارغ وقت عورتوں کو احکامِ شریعت سے آگاہ فرماتیں جس کے کان میں ایک دفعہ آپ کی آواز پہنچ جاتی وہ اللہ والی بن جاتی۔

لڑکے کی خوشخبری

ایک شخص جو آپ کا خادمِ خاص تھا جس کا نام کرم دین تھا۔ اولادِ نرینہ سے محروم تھا۔ آپ کی خدمت میں عرض پرداز ہوا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اللہ آپ کو اولادِ نرینہ عطا فرمائے گا۔ چنانچہ مولا کریم نے اس کو فرزند عطا فرمایا جو کہ سننے اور دیکھنے کی قوت سے محروم تھا۔ ایک دن حضرت شیر ربانی قطبِ یزدانی رحمۃ اللہ علیہ قبرستان میں ایک درخت کے نیچے تشریف فرما تھے۔ خادم کرم دین بھی لڑکے سمیت آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت شیر ربانی علیہ الرحمہ نے لڑکے کی طرف توجہ فرمائی اور فرمایا اے لڑکے تو دیکھتا اور بولتا کیوں نہیں؟ آپ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ نکلنے کی دیر تھی کہ مولا کریم نے اس لڑکے کو دیکھنے اور سننے کی طاقت عطا فرما دی۔

خلفاء عظام

حضرت شیرِ ربانی قطبِ یزدانی رحمۃ اللہ علیہ کے خلفائے کرام کے نامِ نامی اور اسمائے گرامی یہ ہیں:۔

۱۔ حضرت ثانی میاں غلام اللہ صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ

۲۔ حضرت سید محمد اسماعیل شاہ صاحب کرمانوالے رحمۃ اللہ علیہ

۳۔ حضرت سیّد نورالحسن شاہ صاحب کیلیانوالے رحمۃ اللہ علیہ
۴۔ حضرت صاحبزادہ محمد عمر بیربل شریف سرگودھا رحمۃ اللہ علیہ
۵۔ حضرت صاحبزادہ سید مظہر قیوم مکان شریف والے رحمۃ اللہ علیہ
۶۔ حضرت میاں رحمت علی گھنگ شریف والے رحمۃ اللہ علیہ
۷۔ ابو رضا سیّد حاکم علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ
۸۔ حاجی حضرت عبد الرحمٰن قصوری رحمۃ اللہ علیہ
۹۔ الحاج حافظ محمد ابراہیم شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کراماتِ شیر ربانی

حضرت شیرِ ربانی قطبِ یزدانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کراماتِ ظاہرہ و باطنہ شمار سے باہر ہیں مگر یہاں رسالے کی طوالت کی وجہ سے چند ایک کا ذکر کیا جاتا ہے :۔

مولوی اصغر علی صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ مجھے تیز تر بخار ہو گیا سوچا کہ کسی شخص کو حضرت شیرِ ربانی کی خدمت میں بھیجوں تاکہ وہ جا کر میری صحت کے لیے آپ سے دعا کروائے اور پانی دم کروا کر لائے۔ رات تیز بخار کی وجہ سے بہت خراب گزری علی الصبح دروازہ کھٹکھٹایا گیا۔ دروازہ کھولا تو سامنے حضرتِ شیرِ ربانی کو پایا۔ آپ اندر تشریف لا کر میری چارپائی پر بیٹھ گئے اور خیریت دریافت کی پھر چند منٹ بعد واپس جانے کو کہا اور فرمایا کہ مریض کے پاس زیادہ دیر نہیں بیٹھنا چاہیے کہ وہ زیادہ تکلیف محسوس کرتا ہے اور والدہ کا بھی یہی فرمان تھا

کہ واپس جلد آجانا اس لیے اب جاتا ہوں۔ مولوی صاحب اُسی وقت تیزی سے بستر سے اُٹھے اور تمام تکلیف سے صحت بھی مل گئی جیسا کہ بخار آیا ہی نہیں تھا۔ اور سوچنا شروع کیا کہ رات کو اطلاع دینے کا ارادہ ہی کیا تھا نہ معلوم آپ کس طرح آپہنچے۔ نہ کسی قسم کی موٹر۔ بس۔ ریل کا انتظام ہے۔ تانگے کی سواری ہوا کرتی تھی وہ بھی رات کو بند ہو جاتے ہیں۔

ایک دفعہ حضرت شیر ربانی قطب یزدانی رحمۃ اللہ علیہ صبح سویرے اپنے مکان پر بیٹھے تھے کہ آپ کا مکان دیکھتے ہی دیکھتے ایک خانقاہ کی شکل اختیار کر گیا۔ اچانک ایک بڑھیا اندر آ کر نہایت درد بھرے الفاظ سے بولی "بابا تم لوگوں سے سلوک کرتے ہو میری بھی ایک آرزو ہے پوری کر دو۔ فرمایا کیا چاہتی ہو۔ بڑھیا نے کہا نبی جی کا روضہ دیکھنا چاہتی ہوں۔ آپ نے نرمی سے فرمایا۔ مائی درود پاک کثرت سے پڑھا کرو اور پڑھتے یہ خیال کیا کرو کہ میں روضہ نبی کو دیکھ رہی ہوں۔ وہ سر کو خوشی سے ہلاتے ہوئے کہنے لگی۔ میں روضہ کے سامنے ہوں، میں روضہ کے سامنے ہوں۔ میاں صاحب کی پیشانی پر شکن پڑ گئے اور فرماتے ہوئے اُٹھ کھڑے ہوئے کہ یہ لوگ کسی کا پردہ بھی نہیں رہنے دیتے جب بڑھیا یہ الفاظ بار بار کہتی تھی اس وقت اس نے حضرت محمد کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے روضہ انور کی زیارت کر لی تھی درمیان سے تمام حجاب اُٹھ گئے تھے۔

ایک دفعہ حضرت شیر ربانی قطب یزدانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت سید امام علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے عرس میں شریک تھے۔ بوقت عصر

کچھ شور و غل ہوا۔ پتہ چلا کہ کسی کا لڑکا فوت ہو گیا ہے۔ میاں شیر محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اسے دیکھو کہیں سکتے کے عالم میں نہ ہو اس کے تلوے ملو، ہتھیلیوں کی مالش کرو انشاءاللہ بیہوشی ختم ہو جائے گی۔ لوگوں نے ایسے ہی کیا۔ لڑکا بیہوشی سے ہوش میں آ گیا۔ حضرت شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے گھر والوں کو ہدایت کی کہ اسے فوراً گھر لے جاؤ اسے رات یہاں نہ رکھنا۔ لڑکے کو فوراً اپنے گھر پہنچا دیا گیا۔ گھر پہنچنے پر لڑکا فوت ہو گیا۔ پھر بعد میں لوگوں نے اس واقعہ کے متعلق دریافت کیا تو حضرت شیر ربانی نے فرمایا حقیقت یہ تھی کہ اس وقت حضرت سید امام علی شاہؒ کے عرس شریف کا موقع تھا۔ میں نے رب کائنات کے حضور دُعا کی تھی کہ چند گھنٹوں کے لیے دوبارہ لڑکے کو زندگی عطا کر دے تاکہ عرس بخوشی گزر جائے۔

میاں منظور حسین نامی بیان کرتا ہے ایک مرتبہ کچھ عزیز و اقارب کے ہمراہ مجھے حضرت شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضری کا موقع ملا۔ یہ میری خوش قسمتی تھی کہ آپ نے مجھے بعت کر لیا اور میں ہر ماہ باقاعدگی سے دربار عالیہ میں حاضری دیتا رہا۔ ایک مرتبہ رام پور کے ایک نواب زادہ نے خدمت میں حاضر ہو کر دو ہزار روپے کی تھیلی اور ایک شیشی عطر نذرانہ کے طور پر پیش کی۔ نواب زادہ داڑھی منڈا تھا۔ آپ نے اس کا نام پوچھا تو نواب زادے نے نام ”اسد علی“ بتایا۔ آپ نے دونوں ہاتھ اس کے چہرے پر پھیرے اور فرمایا بیٹا کیا علی کا چہرہ ایسا تھا۔ اسد علی پر رقت طاری ہو گئی۔ عرض کیا حضرت یہ نذرانہ قبول

فرمائیے۔ میاں صاحب نے فرمایا اس شیشی میں غریبوں کا خون ہے اور تھیلی میں جبری وصول کیا ہوا ٹیکس کا روپیہ ایسا روپیہ مجھے قبول نہیں ہے۔ میرا رزق میرے اللہ کے ہاں موجود ہے آپ میرے رازق نہیں ہیں وہ بے حساب رزق دیتا ہے۔

ایک مرتبہ آدھی رات کے وقت حضرتِ شیرِ ربانی قطبِ یزدانی بازار سے گزر رہے تھے۔ ایک تھانیدار بھی بازار میں گشت کر رہا تھا۔ ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔ آپ کو تھانے دار نے دیکھ کر آواز دی۔ آپ نے تھانیدار کی آواز سن کر کوئی جواب نہ دیا۔ تھانیدار نے سپاہیوں کو کہا کہ اس شخص کو پکڑ لاؤ۔ سپاہیوں نے جواب میں کہا یہ تو درویش آدمی ہیں۔ تھانیدار غیر مسلم تھا کہنے لگا کہ تم نہیں اس بات کا علم رکھتے اسی قسم کے لوگ ہی ڈاکوؤں اور چوروں کی پناہ گاہ ہوتے ہیں۔ آپ نے تھانیدار کے یہ الفاظ سن کر بھی خاموشی اختیار کی اور گھر واپس تشریف لے آئے۔ دوسرے دن آپ آغا سکندر شاہ کو ملنے کے لیے پشاور روانہ ہو گئے۔ اسی رات چوروں نے تھانیدار کے گھر کا صفایا کر دیا۔ تھانیدار نے کسی قسم کی تفتیشی کاروائی نہ کی بلکہ آپ جب پشاور سے واپس تشریف لائے تو معافی کی طلبی کے لیے تھانیدار آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے مسکراتے ہوئے تھانیدار کے سر پہ ہاتھ پھیرا۔ پھر وہ تھانیدار جب تک شرقپور میں رہا آپ کی خدمت میں مسلسل حاضری دیتا رہا۔

حافظ غلام یٰسین حضرت شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید بیان کرتے ہیں کہ میری شادی ہوئی تو اسی لگن میں میں عشاء کی نماز سے غافل ہو گیا نماز ادا نہ کر سکا۔ خواب میں آپ کی زیارت ہوئی اور آپ نے غصہ کی حالت میں فرمایا کہ شادی کرتے ہی نماز چھوڑ دی اور آپ نے دو تھپڑ بھی رسید کیے کہ میں چارپائی سے نیچے گر گیا اور سیدھا مسجد میں جا کر نماز ادا کی اور گھر والوں کو بھی یہ اپنا خواب سنایا۔

ایک مرتبہ علامہ محمد اقبال حضرت شیر ربانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ملاقات کے لیے آئے۔ آپ اس وقت باہر سے تشریف لا رہے تھے۔ علامہ کو دیکھ کر اندر تشریف لے گئے۔ لوگوں نے آپ کو اندر جا کر علامہ کے آنے کی اطلاع دی۔ آپ باہر تشریف لائے اور دروازے کی دہلیز پر کھڑے ہو کر فرمایا " آج مجھ جیسا کون ہے جس کے پاس اقبال آیا ہے۔ یہ سن کر علامہ کے آنسو بہنے لگے۔ آپ نے نہایت شفقت و محبت سے علامہ کی طرف شرعی اُمور و رموز کی توجہ کی۔ علامہ اقبال جب تک آپ کے پاس بیٹھے آنسوؤں کی لڑیاں پروتے رہے کہ اتنی عمر بیتی مگر آپ کی صحبت سے فیضیابی نہ پا سکا۔

وصال مبارک

حضرت شیر ربانی قطب یزدانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی وفات کی خبر پہلے ہی دے دی تھی اور جہاں آپ کو دفن کیا گیا اس کی بھی پہلے

ہی نشان وہی فرمادی تھی۔ وصال سے پہلے آپ کی طبیعت کافی ناساز رہی بالآخر دوشنبہ ۲ ربیع الاول ۱۳۴۷ھ ۲۰ اگست ۱۹۲۸ء کی صبح کو آپ نے فرمایا کہ آج میں اس دنیا سے کوچ کر جاؤں گا۔ اسی دن رات کے ساڑھے گیارہ بجے آپ کی رُوح مبارک قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔ رات کو ہی آپ کو غسل دیا گیا۔ بوقت وصال آپ کی عمر شریف ۶۳ سال کی تھی۔ وصال شریف کی خبر ملتے ہی پورے شہر میں ہڑتال ہو گئی۔ مسلم اور غیر مسلم سب آپ کی جدائی میں آنسوؤں کی لڑیاں پرو رہے تھے۔ سہ پہر چار بجے حضرت صاحبزادہ مظہر قیوم صاحب نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور شام چھ بجے قبرستان ڈاہراں والا میں آپ کو دفن کیا گیا۔ جس جگہ آپ کو دفن کیا گیا آپ نے اس جگہ کو پہلے ہی اپنے لیے منتخب فرما لیا تھا۔ اس وقت سے آج تک آپ کا مزار انور مرجع خلائق بنا ہوا ہے اور قیامت تک بنا رہے گا۔

ملفوظات شیر ربانی

حضرت شیرِ ربانی قطب یزدانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ملفوظات تو شمار سے باہر ہیں مگر رسالہ کی طوالت کو مدنظر رکھتے ہوئے چند ایک زیر قلم لایا جاتا ہے۔ فرماتے ہیں کہ:۔

ا۔ حشر کے دن نیک اور بد دونوں پریشان ہوں گے۔ نیک اس لیے کہ وہ کہے گا افسوس اس نے اور نیکیاں کیوں نہ کر لیں اور بد اس لیے کہ اس نے توبہ کیوں نہ کر لی۔

۲۔ نام کی مسلمانی کسی کام بھی نہیں آئے گی۔ مسلمان کے گھر پیدا ہو جانا کوئی ذریعہ نجات نہیں۔ محض کلمہ شریف پڑھ لینا ہی کافی نہیں۔

۳۔ نجات کے لیے ضروری ہے کہ زبان سے اقرار اور دل سے تصدیق کرنے کے بعد حکم الٰہی اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سختی سے عمل پیرا ہو۔ پھر نیکی کے آثار از خود اس کے وجود سے ظاہر ہونے شروع ہو جائیں گے۔

۴۔ نیک آدمی کے ساتھ اس طرح محبت کرو جس طرح شیر خوار بچہ اپنی ماں کے پستان سے محبت کرتا ہے۔

۵۔ جب کسی کو کوئی کام خلافِ حکمِ ربانی و شرع محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرتے دیکھو تو اس طرح جھپٹو جس طرح چیتا اپنے شکار پر جھپٹتا ہے۔

۶۔ زمین کے جس ٹکڑے پر عبادت کی جاتی ہے وہ ٹکڑا قیامت کے دن عبادت کرنے والے کے لیے سفارش کرے گا۔

۷۔ اگر دنیا کی قدر و قیمت اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی وقعت رکھتی، تو کافروں کو ہرگز نہ دی جاتی۔

۸۔ سود خوری سب سے بڑی لعنت ہے اس سے بچیئے۔

۹۔ مردے کو دیکھ کر اپنی موت یاد کرو۔

۱۰۔ جو اپنے کاموں میں خدا و رسول کو بھلا دیتا ہے وہ ہمیشہ ذلیل و خوار ہوتا ہے۔

۱۱۔ قرآن اور سنت پر عمل کرو۔

۱۲۔ اللہ کریم اور اس کے رسول کریم سے محبت پیدا کرو۔

۱۳۔ اپنے فیصلے شریعت کے مطابق خود کر لیا کرو۔ کچہریوں میں جا کر ذلیل و خوار نہ ہوا کرو۔

۱۴۔ ہر بستی میں تبلیغ دین کی جماعت تیار کر کے برائی کو روکو۔

۱۵۔ حلال روزی کھاؤ۔ رشوت ستانی اور دوسروں کا حق کھانے سے باز رہو۔

۱۶۔ حقّہ نوشی چھوڑ دو۔ جس جگہ حقہ پیا جاتا ہے اس جگہ رحمت کے فرشتوں کا نزول نہیں ہوتا۔

۱۷۔ اگر اللہ تعالیٰ کو اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کو ظاہر کرنا مقصود نہ ہوتا تو اپنا آپ ہرگز ظاہر نہ فرماتا۔

۱۸۔ قرآن مجید انسان کی جسمانی اور روحانی بیماریوں کا کافی اور شافی علاج ہے۔

شجرۂ منظومہ

بخش دے یارب تجھے اپنی سخا کا واسطہ — رحم فرما شافعِ روزِ جزا کا واسطہ

صدق دے یارب مجھے صدیق اکبرؓ کیلئے — فقر دے سلمان محبوب پیمبر کے لیے

حضرت قاسم کا صدقہ میری بگڑی کو بنا — حضرت جعفر کا صدقہ دے مرے دل کو ضیاء

رکھ مجھے باعافیت بہر جناب بایزید — ابوالحسن کا واسطہ دے مجھ کو نصرت کی نوید

بوعلی کا واسطہ کر دے مری مشکل کو حل — دے مجھے علم طریقت اور توفیق عمل

بہر یوسف قید غم سے دہر میں آزاد کر! — عبد خالق کیلئے عقبیٰ میں مجھ کو شاد کر

حضرت عارف کے صدقے میں مجھے عرفان دے — حضرت محمود کا صدقہ مجھے ایمان دے

واسطہ خواجہ علی کا فقر درویشانہ دے — واسطہ بابا سماسی کا دل دیوانہ دے

اے خدا بہر جناب شبر حق میر کلال — حرص دنیا کو مرے بتخانۂ دل سے نکال

دے مجھے صبر و رضا صدقہ بہاؤالدین کا — کر مجھے صحت عطا صدقہ علاؤالدین کا

دے مرے دل کو سکوں یعقوب چرخی کے طفیل — حضرت احرار کے صدقہ میں دھو دے دل کا میل

حضرت زاہد کے صدقے میں مجھے زاہد بنا — حضرت درویش کے صدقہ میں دے فقر و غنا

خواجہ امکنگی کا صدقہ داغ عصیاں کو مٹا — حضرت باقی کا صدقہ دے بقا بعد الفنا

شیخ احمد کیلئے غیروں کی منت سے بچا — صرف اپنا ہی مجھے محتاج رکھ اے کبریا

واسطہ عبد الاحد کا مالک ارض و سما — کر مجھے ایمان اور توحید کی دولت عطا

کھول دے دل کی کلی بہر سعید نامدار — تا کہ میرے گلشن امید میں آئے بہار

حضرت معصوم کا صدقہ دکھا کوئے رسول — بس رہی ہے جس میں اب تک بوئے گیسوئے رسول

اے خدا بہر جناب خواجہ حنفی پارسا — وقت آخر نزع کی تکلیف سے مجھ کو بچا

بخش دے شیخ محمد کے لیے میری خطا — واسطہ خواجہ زکی کا اپنی الفت کر عطا

واسطہ خواجہ زماں کا دے مجھے ذوق فنا — بہر احمد قبر میں ہو نور احمد کی ضیا

اے خدا بہر جناب خواجہ حاجی شاہ حسین — دے میرے بےچین دل کو دین و دنیا میں چین

حشر میں جب ہو ترے دربار میں میرا قیام — ہاتھ میں ہو میرے دامان نبی بہر امام

بہر حضرت میر صادق صاحب صدق و صفا — سرخرو رکھ دو جہاں میں مجھ کو اے میرے خدا

واسطہ یارب مجھے خواجہ امیر الدین کا — دے مجھے حلم و حیا رزق و شفا صبر و غنا

واسطہ دیتا ہوں یارب میں تجھے اس نام کا — جو ہمیشہ تیری محبوبی کے گن گاتا رہا

عشق میں جس کے دل حسرت زدہ دیوانہ ہے — شہر قصور اب جس کے باعث نور کا کاشانہ ہے

اے خدا کیا نام پیارا ہے تیرے محبوب کا — حضرت شیر محمد صاحب جود و سخا

قطب دوراں شیخ عالم ہادی راہ صفا — نائب شمس الضحیٰ بدر الدجیٰ صدر العلیٰ

اے خدا صدقہ حضرت میاں صاحب کے نام پاک کا — حشر میں ہم عاصیوں کو ظل رحمت میں چھپا

بہر حضرۃ ثانی لا ثانی جناب قبلہ گاہ ۔۔۔ ہم سیہ کاروں کو اپنی رحمتوں میں دے پناہ
ثانی اثنین کے صدقے میں اے رب جلیل ۔۔۔ اس جہاں کی زندگی ہو تابع سنت خلیل
اے خدا صدقے میں ان ناموں کے دل کو شاد کر
کفر کو برباد کر اسلام کو آباد کر

طریقہ ختم خواجگان

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۱۔ سورۃ فاتحہ	سات مرتبہ	۸۔ یَا کَافِیَ الْمُھِمَّاتِ	۱۰۰ مرتبہ
۲۔ درود شریف	۱۰۰ مرتبہ	۹۔ یَا دَافِعَ الْبَلِیَّاتِ	۱۰۰ مرتبہ
۳۔ سورۃ الم نشرح	۷۹ مرتبہ	۱۰۔ یَا دَافِعَ الدَّرَجَاتِ	۱۰۰ مرتبہ
۴۔ سورۃ اخلاص	۱۰۰۰ مرتبہ	۱۱۔ یَا شَافِیَ الْاَمْرَاضِ	۱۰۰ مرتبہ
۵۔ سورۃ فاتحہ	سات مرتبہ	۱۲۔ یَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ	۱۰۰ مرتبہ
۶۔ درود شریف	۱۰۰ مرتبہ	۱۳۔ یَا مُحَلِّلَ الْمُشْکِلَاتِ	۱۰۰ مرتبہ
۷۔ یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ	۱۰۰ مرتبہ	۱۴۔ یَا مُجِیْبَ الدَّعْوَاتِ	۱۰۰ مرتبہ

۱۵۔ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۱۰۰ مرتبہ

یہ ختم شریف جناب ماسٹر محمد حسین طارق صاحب نائب صدر بزم شیر ربانی فاروق آباد ضلع شیخوپورہ سے قلمی حاصل ہوا۔ اور صوفی صاحب نے فرمایا کہ یہی ختم پاک فخر المشائخ صاحبزادہ الحاج حضرت میاں جمیل احمد صاحب مدظلہ العالی سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف کے زیر اہتمام پڑھا جاتا ہے اور اپنے متوسلین کو پڑھنے کی تلقین فرماتے ہیں۔

سوزِ دِل

شان و شوکت سے یہ کس دُولہا کی آتی ہے برات
تھرتھراتے ہیں فرشتے کانپتی ہے کائنات

ہر زبردست اس کی سطوت کے مقابل زیر ہے
یہ کوئی شاید محمّد کا بہادر شیر ہے

آج اُٹھی ہے یہ کس عاشق کی میّت دھوم سے
وصل ہے کس کا خدائے قادر و قیّوم سے

کس جنیدِ وقت کی میّت چلی آتی ہے یہ
قدسیوں کو عصمت و عفّت میں شرماتی ہے یہ

لوگ کہتے ہیں ہُوا شیر محمّد رحمۃ اللہ علیہ کا وصال
اُٹھ گئے گویا ابوذر ہو گئے رخصت بلالؓ

یہ شکلیں پھر نہ دکھائے گی دنیا دیکھ لو
مصطفےٰ کے عاشقوں کی شکل زیبا دیکھ لو

ملّتِ مرحوم کے ماتم میں اب روئے گا کون
دامنوں سے داغ ہائے معصیت دھوئے گا کون

اے زمینِ شرقپور شیرِ الٰہی کی کچھار
دفن ہوتا ہے تیری مٹّی میں شیرِ کردگار

ہے دُعا نیّر کی برسے تجھ پہ بدلی نور کی
ہو ہمیشہ تجھ پہ نور افشاں تجلّی طور کی

نیّر واسطی

سلام

شیرِ ربانی ہیں پیرِ شرقپور ۔ مظہرِ اسرارِ قدرت کو سلام

پیر لاثانی غلام اللہ میاں ۔ رہبرِ راہِ ہدایت کو سلام

حضرتِ نور حسن شاہ نورِ حق ۔ تیری عزت اور کرامت کو سلام

حضرت سید محمد اسماعیل ۔ مخزنِ جود و کرامت کو سلام

اے محمد علی شاہ ۔ عثمان شاہ ۔ ان محبانِ رسالت کو سلام

صاحبزادہٗ غلام احمد میاں ۔ صاحبِ علم و فراست کو سلام

صاحبزادہٗ جمیل احمد میاں ۔ عاشقِ ختمِ نبوت کو سلام

رحمت حق ہیں ۔ میاں رحمت علی ۔ آپ کی بے مثل رافت کو سلام

صاحبزادہٗ خلیل احمد میاں ۔ رازدارِ علم و حکمت کو سلام

جھوم کر ہمدم پڑھو یوں شوق سے

مصطفےٰ کی نوری صورت کو سلام

بخدمت مجاہدِ ملّت شیخ الاسلام

حضرۃ مولانا

صاحبزادہ میاں **جمیل احمد** صاحب

نقشبندی مجدّدی

شرقپوری

یہ چند حروف مختلف کتب اور چند دوستوں کی وساطت سے حاصل کیے اور درج کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ظاہر ہے کہ مجاہد ملت شیخ الاسلام اکثر طور پر حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی قدس سرہ النورانی کی یاد مناتے ہیں بلکہ پاکستان کے کونے کونے میں آپ کی یاد میں جلسے کرواتے ہیں جو کسی اور نے اس طرح یہ کام سرانجام نہیں دیا۔ اس لیے میں نے ضروری سمجھا کہ چند حروف ہدیۂ تبریک اس کتاب میں سعادت کے حصول کے لیے درج کردوں۔

مجاہد ملت شیخ الاسلام ماحی کفر و بدعت حامی دین اسلام پیر طریقت رہبر شریعت حضرت مولانا صاحبزادہ **میاں جمیل احمد** نقشبندی مجددی شرقپوری **شرقپور** ضلع شیخوپورہ میں ۱۹۳۵ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ماجد کا نامِ نامی اسمِ گرامی **میاں غلام اللہ** تھا اور دادا حضور کا نامِ نامی اسمِ گرامی **میاں عزیز الدین** تھا۔

مجاہد ملت شیخ الاسلام حضرت مولانا صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی دامت برکاتہم العالیہ کے والد ماجد حضرت مولانا میاں غلام اللہ رحمۃ اللہ علیہ قطبِ ربانی شیر یزدانی عارف کامل میاں شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ کے چھوٹے بھائی اور فیض یافتہ تھے۔

حضرت میاں غلام اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت میاں شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ کے فیضانِ نظر سے نوکری ترک کر کے راہِ سلوک اختیار کی۔ اور آپ کے وصال کے

بعد نیابت اختیار کی۔ تبلیغ دین کی عظمت کو دوبالا کرنا اپنا مشن بنایا۔

مجاہد ملت شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ کی ابتدائی تعلیم اسی روحانی خانوادہ میں ہوئی۔ شرقپور ہی سے درباری علماء کرام سے درس نظامی حاصل کیا۔ اور شرقپور سے ہی میٹرک کا امتحان بھی پاس کیا۔ فاضل فارسی کرنے کے بعد پھر اسلامیہ کالج لاہور سے ایف اے تک کالج کی تعلیم حاصل کی۔

حضرت میاں غلام اللہ برادرِ حقیقی حضرت شیر ربانی قطب یزدانی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال شریف کے بعد دربار شریف کے خلفاء نے دونوں بھائیوں حضرت مولانا صاحبزادہ میاں غلام محمد صاحب اور مجاہدِ ملت شیخ الاسلام میاں جمیل احمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ کو سجادہ نشین اور خلیفہ تسلیم کیا۔

حضرت مجاہدِ ملت شیخ الاسلام ماحی کفر و بدعت حامئ دینِ اسلام دامت برکاتہم العالیہ نے اس سلسلہ میں انتھک محنت سے کام لے کر ملک بھر کا دورہ کیا اور دینِ اسلام کی تبلیغ کر کے بھٹکے ہوئے لوگوں کو راہِ راست پر لانے کی کوشش کی۔ اور عقیدت مندوں کو روحانی سلسلہ سے مربوط کیا۔ علماء کرام اور مشائخ عظام سے رابطہ پیدا کر کے نقشبندی سلوک عام کرنے میں رات دن کوشش کی۔

مجاہد ملت شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ لاہور میں ۱۹۵۲ء سے لے کر ۱۹۶۵ء تک مقبولِ عام پریس میں قیام فرماتے تھے۔ اسی

جگہ پر ہر جمعرات کو مجلس ذکر و مراقبہ ہوتی۔ ۱۹۶۴ء میں بیرون لوہاری منڈی ایک مکان میں ٹھہرتے جہاں علماء و فضلاء اور مشائخ کا جمگھٹا رہتا۔ طلباء اور عقیدت مند بھاری تعداد میں آتے۔

مجاہد ملت شیخ الاسلام کئی سال تک مسلسل ایک رسالہ جس کا نام نُورِ اسلام تھا نکالتے رہے۔ اور اسی رسالہ میں "امامِ اعظم" نمبر بھی بھاری صفحات کے ساتھ نکالا جو علمی حلقوں میں بہت مقبول ہوا۔ "اولیاء نقشبند" نمبر کو دو ضخیم جلدوں میں شائع کیا جو علمی حلقوں میں بہت مقبول ہوا۔

حضرت مجاہد ملت شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ نے مسلک مجدد الف ثانی قطب ربانی شیخ سرہندی رحمۃ اللہ علیہ پر بہت سی کتب چھپوا کر ملک بھر میں تقسیم کیں۔

حضرت مجاہد ملت شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ نے پاکستان کے شہروں میں دینی اجتماعات کرا کر تقاریر اور مواعظ کا انتظام کرتے رہتے ہیں۔

حضرت مجاہد ملت شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ اشاعت اسلام میں بھرپور حصہ لیتے ہیں۔ اب شرق پور شریف میں دار العلوم بھی آپ کی زیر نگرانی چل رہا ہے۔

حضرت مجاہد ملت شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ نے ۱۹۷۰ء میں قصور سے جمعیت العلماء پاکستان کے ٹکٹ پر قومی اسمبلی

کا انتخاب لڑا اور بے پناہ ووٹ حاصل کیے۔

حضرت شیخ الاسلام مجاہد ملت نے انجمن حزب الرسول کے نام سے ایک غیر سیاسی جماعت قائم کی جس نے فتنہ شورش کی سرکوبی کے لئے خدمت سر انجام دیں۔

حضرت شیخ الاسلام نے ۹ جنوری ۱۹۷۱ء کو ایک برطانوی یہودی کی ناپاک کتاب جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی گئی تھی، کے خلاف ایک بہت بڑے جلوس کی قیادت کی جس کے نتیجے میں آپ گرفتار بھی ہوئے اور آپ کے علاوہ علامہ سید محمود احمد رضوی اور مولانا اکرام حسین مجددی بھی گرفتار ہوئے۔

مجاہد ملت شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ کو اپنی گوناگوں صفات کے پیش نظر علماء، خطباء، صحافی، اُمراء اور فقراء سب میں مقبولیت حاصل ہے۔

سلام بحضور سیدالرسل امامُ السبل صلی اللہ علیہ وسلم
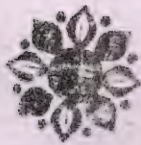
مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام — شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

مہرِ چرخِ نبوت پہ روشن درود — گلِ باغِ رسالت پہ لاکھوں سلام

شہریارِ ارم تاجدارِ حرم — نوبہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام

شبِ اسریٰ کے دولہا پہ دائم درود — نوشۂ بزمِ جنت پہ لاکھوں سلام

جس کے آگے سرِ سروراں خم رہیں — اُس سرِ تاجِ رفعت پہ لاکھوں سلام

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان — کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام

چشمۂ مہر میں موجِ نورِ جلال — اُس رگِ ہاشمیت پہ لاکھوں سلام

جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا — اُس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام

جن کے سجدے کو محرابِ کعبہ جھکی — اُن بھنووں کی لطافت پہ لاکھوں سلام

جس طرف اُٹھ گئی دم میں دم آگیا — اُس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

نیچی آنکھوں کی شرم و حیا پر درود — اُونچی بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام

جس سے تاریک دل جگمگانے لگے — اُس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام

پتلی پتلی گلِ قدس کی پتیاں — اُن لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام

دہن جس کی ہر بات وحیِ خدا — چشمۂ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام

جس کے پانی سے شاداب جان و جناں — اُس دہن کی طراوت پہ لاکھوں سلام

جس سے کھاری کنوئیں شیرۂ جاں بنے — اُس زلالِ حلاوت پہ لاکھوں سلام

وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں — اُس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

اُس کی پیاری فصاحت پہ بیحد درود
اُس کی دلکش بلاغت پہ لاکھوں سلام

اُس کی باتوں کی لذت پہ لاکھوں درود
اُس کے خطبے کی ہیبت پہ لاکھوں سلام

وہ دُعا جس کا جوبن بہارِ قبول
اُس نسیمِ اجابت پہ لاکھوں سلام

جن کے گچھے سے لچھے جھڑیں نور کے
اُن ستاروں کی نزہت پہ لاکھوں سلام

جس کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں
اُس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام

ہاتھ جس سمت اُٹھا غنی کر دیا
موجِ بحرِ سماحت پہ لاکھوں سلام

جس کو بارِ دو عالم کی پروا نہیں
ایسے بازو کی قوت پہ لاکھوں سلام

کعبۂ دین و ایماں کے دونوں ستون
ساعدینِ رسالت پہ لاکھوں سلام

کھائی قرآں نے خاکِ گزر کی قسم
اُس کفِ پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اُس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

جس کے گھیرے میں ہیں انبیاء و ملک
اُس جہانگیر بعثت پہ لاکھوں سلام

سیدہ زہرا طیبہ طاہرہ
جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

وہ حسن مجتبیٰ سید الاسخیا
راکبِ دوشِ عزت پہ لاکھوں سلام

اُس شہیدِ بلا شاہِ گلگوں قبا
بیکسِ دشتِ غربت پہ لاکھوں سلام

غوثِ اعظم اما التقیٰ والنقیٰ
جلوۂ شانِ قدرت پہ لاکھوں سلام

بے عذاب و عتاب و حساب و کتاب
تا ابد اہلِ سنت پہ لاکھوں سلام

ایک میرا ہی رحمت پہ دعویٰ نہیں
شاہ کی ساری اُمت پہ لاکھوں سلام

کاش محشر میں جب اُن کی آمد ہو اور
بھیجیں سب اُن کی شوکت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضاؔ
مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام